



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

میک
الناشد
کادائی

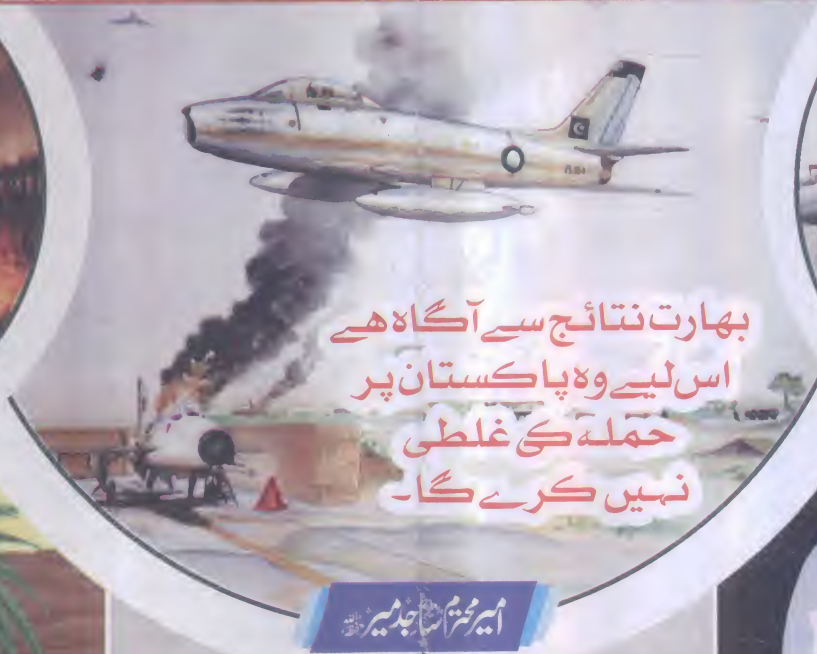
الناشد

مرکزی جمعیت
الناشد
پاکستان
کارتھان

جلد: 47 | ۲ تا ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ 7 تا 13 اکتوبر 2016ء | شمارہ: 39



پاک بھارت
کشیدگی



بھارت نتائج سے آگاہ ہے
اس لیے وہ پاکستان پر
حملہ کی غلطی
نہیں کرے گا۔

امیر محترمہ سجاد میر



مذہب الحرام
فضائل احکام و مسائل



سعودی عرب

پاک سعودیہ دوستی، لازوال و بے مثال!

سیدنا عمر فاروق
مسجد نبوی کے پہلے شہید!



کنواری فوت شدہ لڑکی کا خاوند.....؟!



بیوی کی رفاقت آخری خاوند سے.....؟!



بلا قصد قسم اٹھانا.....؟!

قرآن مجید
پہلی روایت

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْكَ سَبْعُ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝﴾ (البقرة)

”جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ لشادگی والے اور علم والے ہیں۔“

قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جو گوشہ زندگی کے تمام پہلوؤں کی رہنمائی پر محیط ہے انسان دنیا میں رہتے ہوئے مختلف حالات سے دوچار ہوتا ہے کبھی آسودگی میسر آتی ہے تو کبھی تنگ دستی دامن گیر ہوتی ہے۔ مال کی فراخی اور آسودگی میں انسان کا طرز عمل کیا ہونا چاہیے؟ اسی طرز عمل کی طرف اللہ تعالیٰ نے ان آیات مبارکہ میں رہنمائی فرمائی ہے۔

اس آیت سے قبل اہل ایمان کو دعوت دی گئی تھی کہ جس مقصد عظیم کے لیے تم ایمان لائے ہو اس کی خاطر جان و مال کی قربانیاں برداشت کرو۔ مگر جب تک لوگوں کا معاشی نقطہ نظر بالکل ہی تبدیل نہ کر دیا جائے، تب تک اس بات پر آمادہ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اپنی ذاتی یا قومی اغراض سے بالاتر ہو کر محض ایک اعلیٰ درجے کے اخلاقی مقصد کی خاطر اپنا مال بے دریغ صرف کرنے لگیں۔ مادہ پرست لوگ، جو پیسہ کمانے کے لیے جیتے ہوں اور پیسے پر جان دیتے ہوں اور جن کی نگاہ ہر وقت نفع و نقصان کی میزان ہی پر جمی رہتی ہو، کبھی اس قابل نہیں ہو سکتے کہ مقاصد عالیہ کے لیے کچھ کر سکیں۔ وہ بظاہر اخلاقی مقاصد کے لیے کچھ خرچ کرتے بھی ہیں تو پہلے اپنی ذات، اپنی برادری یا اپنی قوم کے مادی منافع کا حساب لگا لیتے ہیں۔ جبکہ انفاق فی سبیل اللہ کا مقصد اللہ کی رضا اور ضرورت مندوں کی دل جوئی ہے۔ ایسی صورت میں ان کے خرچ کا ایسا منافع حاصل ہوگا جس کا تصور بھی محال ہے اور اسے ایک مثال کے ذریعے بیان فرمایا گیا ہے۔ ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کرتا ہے اسے اس کا اجر کئی گنا بڑھا چڑھا کر دیا جائے گا:

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾ (البقرة)

”کون شخص ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے قرض کو اس کے لیے کئی گنا بڑھا دے گا۔“

اس آیت مبارکہ اور اس کے بعد والی آیات میں انفاق فی سبیل اللہ کے فوائد اور شرائط کا ذکر ہے مثلاً: ① انفاق فی سبیل اللہ ایک ایسا عمل ہے جو انسان کے اجر و ثواب کو بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ ② آیت مبارکہ میں صدقات و خیرات کے فوائد اور اچھے نتائج کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے۔ ③ صدقہ کرتے وقت احسان جتلا نا صرف صدقہ کے ثواب کو ختم کرتا ہے بلکہ اس سے انسان گناہ عظیم کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ ④ اگر دینے کے لیے کچھ پاس نہ ہو تو بھی اچھے طریقہ سے فقیرو غریب کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

ناپسندیدہ انسان

[عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَيَّ اللَّهُ الْأَلَدُ الْخَصِمُ".] (متفق علیہ)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کے ہاں مبغوض ترین (ناپسندیدہ) وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

اکثر لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں بات بات پر جھگڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ معمولی بات پر سکرار شروع ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً قتل و غارت گری تک نوبت آ جاتی ہے۔ اس کا بڑا ہی سبب یہ ہے کہ لوگوں میں برداشت کی قوت ختم ہو چکی ہے جس کے نتیجے میں معمولی سی بات پر فساد برپا ہو جاتا ہے۔ جھگڑے کئی نوعیت کے ہیں، کہیں خاندانی اختلافات ہیں، کہیں جائیداد کے جھگڑے ہیں، کہیں لسانی اور نسلی فسادات ہیں اور کہیں مذہبی گروہ بندی اور فرقہ پرستی ہے۔ جھگڑا کوئی بھی ہوا اچھا نہیں ہوتا مگر سب سے خطرناک جھگڑا مذہبی ہے اس لیے کہ مخالف اپنے مد مقابل کو مسلمان نہیں سمجھتا جس کے نتیجے میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ انسان ہے اور جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اسے رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ جس کسی انسان کی سوچ بدل جائے یا اس کے دل میں لالچ پیدا ہو جائے تو جھگڑے کی نوبت آتی ہے اگر ہر جگہ اور ہر سطح پر انصاف کی حکمرانی ہو تو جھگڑے کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ ہر انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے اس کا پورا حق مل چکا ہے لیکن اگر انصاف نہیں ظلم و زیادتی سے کام لیا جا رہا ہے تو اختلافات پیدا ہوں گے۔

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ صلح کی بات انہیں اچھی نہیں لگتی، اپنی بات منوانے کے لیے ہر حربہ اختیار کرتے ہیں ایسے ہی شخص کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے ہاں ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ مذہبی منافرت اور فرقہ پرستی انتہائی خطرناک جنگ ہے مذہب کے نام پر لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت گری عام ہے جبکہ اسلام محبت، صلح اور آشتی کا دین ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کی تعلیم دیتا ہے۔ لہذا دین اسلام کے ماننے والوں پر لازم ہے کہ وہ ان باتوں اور اصولوں کا خیال رکھیں جو اسلام نے بیان کی ہیں۔ جھگڑے سے اجتناب کرنے والے کو پسند کیا جاتا ہے اور اس کی عزت بھی ہوتی ہے۔ باہم جھگڑا کرنے والوں کے درمیان تصفیہ کروانے کی کوشش کی جائے اور اگر گواہی کی ضرورت پیش آئے تو سچی گواہی کا اہتمام کیا جائے۔ صلح کروانے والا اللہ سے اجر پائے گا اور لوگوں کے لیے قابل احترام ہوگا۔

وزیر اعظم کا دورہ امریکہ

پچھلے دنوں وزیر اعظم محمد نواز شریف اقوام متحدہ کے اے دیں اجلاس کی جنرل اسمبلی میں شریک ہوئے اور خطاب فرمایا۔ خارجی امور کے ماہرین کی ایک ٹیم بھی ان کے ہمراہ تھی۔ اقوام متحدہ کے اجلاس میں ہر سال دنیا کے ممالک کے کئی سربراہ اور نمائندے شریک ہوتے ہیں۔ وزیر اعظم کے دورہ پر بعض سیاسی رہنماؤں نے مطالبہ کیا تھا کہ اجلاس میں مسئلہ کشمیر کو بھرپور طریقہ سے اٹھایا جائے اور بھارت کے مکروہ چہرے کو دنیا کے سامنے بے نقاب کیا جائے۔ اگر یہ نہ ہوا تو دورے کی ”سیر سپاٹے“ سے زیادہ حیثیت نہیں ہوگی۔ آئیے ذرا دیکھیں کہ وزیر اعظم نے یو این او کے اجلاسوں میں کس طرح زور دار انداز میں مسئلہ کشمیر اٹھایا ہے اور عالمی برادری کی توجہ بھارتی مظالم کی طرف مبذول کروائی ہے۔ وزیر اعظم نے پورے عزم کے ساتھ مسئلہ کشمیر اٹھاتے ہوئے عالمی برادری پر واضح کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کے حل تک امن کا قیام ناممکن ہے۔ کشمیری ایک عرصہ سے حق خود ارادیت کے حصول کے لیے جانی و مالی اور عزت و آبرو کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ کشمیری رہنماؤں کے سفر پر پابندیاں ختم کی جائیں۔ عالمی برادری بھارت کو قبضہ ختم کرنے اور فوج نکالنے کا پابند کرے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حکومت کی کشمیر اور بھارت کے بارے میں پالیسی کو واضح کیا اور کہا کہ کنٹرول لائن پر مکمل جنگ بندی ہوئی چاہیے اور ۲۰۰۳ء کے معاہدے پر عمل درآمد ہونا چاہیے۔ دونوں ملک وعدہ کریں کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف دھمکی اور طاقت کا استعمال نہیں کریں گے۔ کشمیر ایک بنیادی مسئلہ ہے جو پون صدی سے حل طلب ہے۔ اسے حل ہونا چاہیے اور مقبوضہ کشمیر سے فوجوں کا انخلاء کیا جائے۔ بھارت نے حسب سابق ان تجاویز کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں برہان وانی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور دنیا کو باور کرایا کہ کشمیر میں جنگ، دراندازی اور دہشت گردی نہیں بلکہ کشمیریوں کی حق خود ارادیت کے لیے جدوجہد ہے جس میں برہان وانی کی شہادت سے مزید شدت آگئی ہے۔ ہم بھارت کے ساتھ غیر مشروط طور پر ہر فورم پر مذاکرات کے لیے تیار ہیں۔ لیکن الزام تراشی بھارت کی عادت بن چکی ہے، ہم دہشت گردی کی جنگ کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ ستم یہ ہے کہ بھارت کشمیریوں پر ظلم و ستم ڈھائے جا رہا ہے۔ سو سے زائد کشمیری شہید اور بہت سے بچوں اور بڑوں کو معذور بنایا گیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں خاموش تماشائی بن کر کشمیریوں کی بے بسی کا تماشا دیکھ رہی ہیں۔ وزیر اعظم نے اقوام متحدہ کے عالمی فورم پر دنیا کے سربراہوں اور نمائندوں کے سامنے اہل کشمیر کا مقدمہ پیش کر دیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اقوام متحدہ اپنی قرار دادوں کو کتنی اہمیت دیتی ہے اور دنیا کشمیریوں پر ظلم و ستم کو ختم کرنے کے لیے انصاف کا کہاں تک ساتھ دیتی ہے؟

نیویارک میں گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ”مشن کشمیر“ جاری رہے گا، انہوں نے عالمی رہنماؤں کے ساتھ مسئلہ کشمیر بھرپور طریقے سے اٹھایا۔ انہوں نے سلامتی کونسل کے مستقل ارکان امریکہ، روس، چین، فرانس اور برطانیہ کو خطوط لکھے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں مظالم رکوانے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ کیونکہ بھارت مقبوضہ وادی میں انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ انہوں نے امریکی وزیر خارجہ جان کیری جبکہ چین، برطانیہ اور نیوزی لینڈ کے وزرائے اعظم، سعودی عرب کے ولی عہد اور نائب وزیر اعظم شہزادہ محمد بن ناف سے ملاقاتوں کے دوران بھارتی الزامات کے حوالے سے تمام رہنماؤں کو بریف کیا۔ انہوں نے حالیہ اوڑی واقعہ کا بھی ذکر کیا جس میں سترہ بھارتی فوجی مارے گئے اور اس کا الزام بھارت نے غلط طور پر پاکستان پر لگایا ہے۔ وزیر اعظم نے یاد دلایا کہ امریکی صدر بل کلنٹن نے وعدہ کیا تھا کہ وہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعات کو حل کرنے میں مدد کریں گے۔ اب امریکہ یہ وعدہ پورا کرے۔ وزیر اعظم کی سعودی شہزادہ ولی عہد نائب وزیر

مدیر اعلیٰ
بیت انشاد لاہور
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 شرک کے نقصانات..... (مجلد ۱)
- 8 سعودی حکمرانوں کی پاکستان سے محبت
- 10 سیدنا عمر فاروقؓ
- 12 ماہِ محرم الحرام کی فضیلت
- 13 آہ..... مولانا عبدالعزیز حنیف بھی جلی ہے
- 14 الوداع..... میرے مومن و مرہبی..... الوداع
- 16 علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ
- 18 خراپوں کی نشاندہی
- 20 اتحاد اور تعاون
- 21 اتحاد امت و عظمت حرمین کائنات
- 22 طب و صحت
- 24 منزل کی تہا ہے تو کر جہد مسلسل

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل ذریعہ کے نام سے

پتہ: مفت روزہ انشاد لاہور

106 (معارف پبلیک) لاہور 54000

فون: 042-37725525 / 042-37720257
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون کیلئے

میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بیل اشتراک

- سالانہ 600/- روپے
ششماہی 350/- روپے
بذریعہ دی بی 650/- روپے
بیرونی ممالک سے 6000/- روپے
نی پرچہ 20/- روپے

پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”بیت انشاد“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اعظم محمد بن نائف سے ملاقات ہوئی منبرِ رحمت سے جہاں سعودی عرب کی سلامتی کو خطرہ کی صورت میں بھرپور حمایت کا اعادہ کیا گیا وہاں انہوں نے سعودی شہزادہ کو مقبوضہ کشمیر میں ڈھانسنے جانے والے مظالم کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس وقت مقبوضہ کشمیر نے ایک جیل کی صورت اختیار کر رکھی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وزیر اعظم نے اپنے دورے کے دوران ہر قوم اور ہر مقام پر تنازعات میں پاکستان کا موقف بڑی جرأت و تدبیر کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس طرح یہ دورہ بے حد کامیاب رہا۔ امیر محترم سینئر پروفیسر ساجد میر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ”یہ امر خوش آئند ہے کہ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی تقریر کو ان کے سیاسی مخالفین بھی سراہ رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے بھارت کو جس طرح للکارا اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کی آواز میں آواز ملائی اس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔“ حقیقی بات یہ ہے کہ وزیر اعظم نے عوام کی ترجمانی کر کے بے جا اعتراض کرنے والوں کو خاموش کر دیا ہے۔

پاک سعودی استحکام عالم اسلام کا استحکام ہے پاک فوج پاکستان سے بڑھ کر حرثین کی صاف ہے۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سعودی عرب اور پاکستان دونوں عالم کفر کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں، دونوں ممالک کو کمزور کرنے کے لیے ایک منصوبے کے تحت دہشت گردی کروائی جاتی ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان دونوں کا استحکام عالم اسلام کا استحکام ہے۔ پاک فوج پاکستان سے بڑھ کر حرمین شریفین کی محافظ ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے سعودی سفارت خانے کی طرف سے سعودی عرب کے قومی دن کے موقع پر منعقدہ تقریب میں شرکت کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ حرمین شریفین میں حج کی آڑ میں فتنہ پروری کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔ حج ایک مقدس اور اخوت و یارواری عبادت ہے اس میں کسی ملک کی طرف سے بیرونی سیاسی خلل اندازی بالکل بھی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ شاہ سلمان اور ان کی پوری ٹیم کامیاب اور پرامن حج کے انعقاد پر مبارک باد کی مستحق ہے۔ ہم سعودی قیادت اور وہاں کے عوام کو یوم الوطنی پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ سعودی عرب پاکستان اور عالم اسلام کا حصہ ہے، مصیبت و آفات کے علاوہ عسکری و دفاعی اور اقتصادی میدان میں اس نے پاکستان کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا۔ پاکستانی عوام کے دل حرمین شریفین کی وجہ سے سعودی قیادت کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ دونوں ممالک کی لازوال دوستی پوری دنیا کے لیے مثال ہے۔ دین اور نظریے کی بنیاد پر اخوت کے یہ رشتے روز بروز مضبوط ہو گئے۔ اکہتر اور پینڈھ کی جنگوں میں سعودی عرب نے پاکستان کا ساتھ دیا، پاکستان دو کھڑے ہوا تو شاہ فیصل مرحوم پھوٹ پھوٹ کر روئے۔ اب بھی خدا خواستہ پاکستان کی سلامتی و خود مختاری کو کوئی چیلنج درپیش ہوا تو سعودی عرب پاکستان کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ امر نہایت خوش آئند ہے کہ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی اقوام متحدہ کی تقریر کو ان کے سیاسی مخالفین بھی سراہ رہے ہیں، وزیر اعظم نے بھارت کو جس طرح للکارا اور کشمیر یوں کی جدو جہد آزادی کی آواز میں آواز ملائی اس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے حقیقی معنوں میں قوم کے جذبات کی نمائندگی کی۔ انہوں نے عمران کے مارچ کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ کشمیر کے ایٹو پر پاک بھارت تناؤ اور جنگی فضا میں قومی یکجہتی کی ضرورت ہے، ملک و قوم کے وسیع تر مفاد میں عمران خاں کو ۳۰ ستمبر کا جلسہ ملتوی کر دینا چاہیے۔ اپوزیشن کا احتجاج جمہوری حق ہے لیکن موجودہ حالات کسی بھی لحاظ سے اندرونی خلفشار کے تحمل نہیں ہو سکتے۔

حال کو بامبر کا جلسہ منوی کر دینا چاہیے۔ اپوزیشن کا احتجاج: ہندوستان میں تقسیم ہونا پڑے گا۔ وہ پاکستان پر کسی حملہ نہیں کرے گا۔

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ بھارت براہ راست پاکستان پر حملہ نہیں کرے گا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اس کے نتائج خطرناک نکل سکتے ہیں۔ پاکستان پر حملے کے نتیجے میں بھارت کٹڑوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اس لیے مودی سرکاری کبھی بھی حملے کی جرات نہیں کر سکتی، تاہم بھارت پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے تخریب کاری سے باز نہیں آئے گا۔ وہ افغانستان کے ذریعے دہشت گردی کی منصوبہ بندی کرے گا۔ انوار کے روزمرگی دفتر میں مختلف دُود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پوری قوم، سیاسی و عسکری قیادت کو چونکا رہ کر دشمن کی سازشوں کو ناکام بنانا ہوگا۔ بھارت نے کبھی ہماری آزاد اور خود مختار حیثیت کو دل سے تسلیم نہیں کیا اور وہ ہماری سلامتی کمزور کرنے کی سازشوں میں ہمہ وقت مصروف رہتا ہے، ہم پر تین بار جارحیت کا ارتکاب کر چکا ہے، ہمیں دہشت گردی کر چکا ہے اور باقی ماندہ پاکستان کی سلامتی کے بھی درپے ہے۔ بھارتی جنونی عزائم اور اسکی جنگی تیاریوں کی روشنی میں ہمیں بھی ہر وہ قدم اٹھانا ہوگا جو دفاع و امن کے تقاضے نبھانے کیلئے ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری مشاق افواج پاکستان پہلے ہی ہمہ تن چوک، مستعد اور تیار ہیں اور دشمن کی کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کی پوری صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت براہ راست پاکستان پر حملہ نہیں کرے گا کیونکہ اسے معلوم ہے کہ اس کے نتائج خطرناک نکل سکتے ہیں۔ بھارتی ریاستوں آسام، مغربی بنگال، تامل ناڈو، جھاڑکھنڈ اور کشمیر میں علیحدگی کی تحریکیں عروج پر ہیں اسی طرح کرناٹک اور آندھرا پردیش میں بھی علیحدگی پسند گروپس متحرک ہیں۔ تاہم وہ خفیہ طریقوں سے شراوتوں سے باز نہیں آئے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کی سالمیت کیخلاف ممکنہ بھارتی جارحیت پر چین اور ترکی کی جانب سے پاکستان کو مکمل حمایت اور تعاون کا یقین دلانا خوش آئند امر ہے۔ ہمیں اب بھارتی جنونیت اور اس کے جارحانہ عزائم کے توڑ کیلئے سفارتی محاذ پر ابھارا گیا ٹیپو کسی صورت نرم نہیں پڑنے دینا چاہیے کیونکہ عالمی دباؤ سے ہی مسئلہ کشمیر کے یو این قراردادوں کے مطابق حل کی راہ ہموار ہوگی اور بھارت ہم پر جارحیت کے ارتکاب سے بھی باز رہے گا۔

ابو محمد عبدالستار
مرکز الدراسات الاسلامیہ
Mob: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

بلا قصد قسم اٹھانا

سوال میں اپنے دوست سے ملاقات کے لیے اس کے گھر گیا، اس نے مہمان نوازی کے طور پر مجھے جوس پیش کیا، اس کے اصرار پر میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نہیں پیتا، یہ بات ارادہ کے بغیر میری زبان سے سرزد ہوئی، اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔

جواب شریعت میں قسم کی حسب ذیل دو اقسام ہیں:

- ✽ انسان بات بات میں عادت کے طور پر ارادے کے بغیر قسم اٹھاتا رہتا ہے۔ مثلاً اللہ کی قسم ایسا ہے، اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے۔ اسے یمن لغو کہتے ہیں۔ اس پر کوئی مؤاخذہ یا کفارہ نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر مؤاخذہ نہیں کرے گا۔“ (المائدہ: ۸۹)
- ✽ انسان اپنے عزم و ارادہ سے جاننے بوجھتے ہوئے قسم کھاتا ہے، اس کی آگے دو اقسام ہیں: ایک یہ ہے کہ انسان کسی کو دھوکہ اور فریب دینے کے لیے قسم اٹھائے، اسے یمن غموس کہتے ہیں، یہ کبیرہ گناہ ہے جیسا کہ حدیث میں صراحت ہے۔ (بخاری، الایمان: ۶۶۷۵)
- ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یمن غموس کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ”جس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال اڑایا جائے اور وہ اس میں جھوٹا بھی ہو۔“ (بخاری، استنباط المردتین: ۶۹۲۰)

اس کی تلافی دو چیزوں سے ممکن ہے، جس آدمی کا حق غصب کیا ہے وہ واپس کیا جائے اور اللہ تعالیٰ سے صدقہ دل کے ساتھ معافی مانگی جائے اس پر کوئی کفارہ وغیرہ نہیں۔ دوسری قسم یہ ہے کہ انسان اپنی بات میں چنگی پیدا کرنے کے لیے عزم و ارادہ کے ساتھ قسم اٹھائے، مثلاً میں فلاں کے گھر میں جاؤں گا، مجھے اللہ کی قسم ہے۔ اسے قسم معہدہ کہتے ہیں، اس کے متعلق شرعی حکم یہ ہے کہ مخالف کام میں اگر کسی شرعی ضابطے کی خلاف ورزی ہوتی ہو تو اپنی قسم کو توڑ دے اور اس کا کفارہ دے۔ جب کہ حدیث میں ہے: ”جب تم کسی کام پر قسم اٹھاؤ پھر اگر اس کے مخالف کام کو بہتر سمجھو تو بہتر کام کر لو اور قسم کا کفارہ ادا کرو۔“ (بخاری، الایمان: ۶۶۲۲)

اگر کسی نے اس قسم کی قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ بھی کہہ دیا تو اس پر کفارہ نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہہ دیا اس پر قسم توڑنے کا کفارہ نہیں۔“ (متدرک حاکم)

صورت مسئلہ میں سائل نے عزم و ارادہ کے بغیر قسم اٹھائی ہے لہذا اس میں کوئی کفارہ نہیں۔ نیز یہ قسم ماضی سے متعلق ہے ہاں اگر مستقبل سے متعلق قسم اٹھاتا اور وہ بھی اپنے دل کے عزم و ارادہ سے تو پھر قسم کا کفارہ دے کر اسے توڑا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم!

بیوی کی رفاقت آخری خاوند سے

سوال میرے خاوند عرصہ آٹھ سال سے فوت ہو چکے ہیں عدت گزارنے کے بعد مجھے اچھے رشتوں کی پیش کش ہوئی لیکن میں نے شادی نہیں کی، کیونکہ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ قیامت کے دن بیوی اپنے آخری خاوند کے ساتھ ہوگی، اس کے متعلق وضاحت درکار ہے۔

جواب اگر کوئی عورت فوت ہو جائے اور اس نے اپنی زندگی میں ایک سے زیادہ شادیاں کی ہوں اور اس کے یکے بعد دیگرے متعدد خاوند ہوں تو جنت میں کس شوہر کے ساتھ ہوگی، اس کے متعلق اہل علم کے تین اقوال مشہور ہیں:

- ① ایسی خاتون اپنے ساتھ سب سے اچھا برتاؤ کرنے والے خاوند کیساتھ ہوگی۔ اس سلسلہ میں سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث بطور دلیل پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسی خاتون جنت میں اس شوہر کے ساتھ رہے گی جو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوگا کیونکہ حسن سلوک دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ لیتا ہے۔“ لیکن یہ روایت سخت ضعیف ہے کیونکہ اس روایت کی سند میں متعدد مجروح قسم کے راوی ہیں۔

① ایسی خاتون کو جنت میں اختیار دیا جائے گا کہ وہ جس کے پاس چاہے رہے اس موقف کو علامہ ابن قیمینؒ نے اختیار کیا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے فتاویٰ میں صراحت کی ہے۔
② وہ عورت سب سے آخری خواہ کی بیوی ہوگی بشرطیکہ وہ اللہ کی رحمت سے جنت میں پہنچ جائے۔

ہمارے نزدیک یہی موقف رائج ہے جس کے دلائل حسب ذیل ہیں:
اپنے محرمات اپنے کفار شہر کی بیوی ہوگی۔ (الاحادیث الصحیحہ: ۱۲۸۱)

اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور ان کی بیوی نے عدت و فوات پوری کر لی تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیغام نکاح آیا انہوں نے شادی کرنے سے انکار کر دیا اور سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ بالا فرمان سنا دیا۔ مزید کہا کہ میں قیامت کے دن جنت میں اپنے شوہر ابوالدرداء کی رفاقت پسند کرتی ہوں۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے جوابی پیغام میں لکھا: ”آپ پھر پابندی سے روزے رکھیں اس سے آپ کی عزت و عصمت محفوظ رہے گی۔“ (المجموع الاوسط: ج ۳ ص ۲۷۵)

اگرچہ اس کی سند میں بھی محدثین نے کلام کی ہے تاہم مجموعی اعتبار سے یہ قابل حجت ہے اور درج ذیل حدیث بھی اس کی تائید میں پیش کی جاتی ہے کہ ایک بار سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا: ”اگر تم چاہتی ہو کہ جنت میں میرے ساتھ رہو تو میرے بعد دوسری شادی نہ کرنا کیونکہ جنت میں عورت اپنے آخری خاوند کے ساتھ ہوگی۔“ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویوں پر آپ کے بعد نکاح کرنے کی پابندی لگائی گئی تاکہ وہ جنت میں آپ کی بیویاں ہوں۔ (سنن بیہقی: ج ۷ ص ۶۹)

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک مرتبہ فرمایا تھا: ”تم دنیا و آخرت میں میری زوجہ ہو۔“ (الاحادیث الصحیحہ: نمبر: ۱۱۴۲)

اسی طرح سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بھی سیدنا جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے کہا تھا: ”وہ جنت میں بھی آپ کی بیوی ہوں گی۔“ (مجمع الجامع الصغیر: ۴۷۲۸)

ان احادیث و آثار کے پیش نظر ہم سائل کو وصیت کرتے ہیں کہ اگر وہ عقد ثانی کرنا چاہے تو اس کا حق ہے اور اگر اپنے شوہر کی محبت اور حسن سلوک کے پیش نظر قیامت کے دن اس کی رفاقت میں رہنا چاہتی ہے تو نکاح ثانی نہ کرے۔ اس کی احادیث میں گنجائش ہے۔ اب دعا کرتی رہے کہ اللہ کی رحمت سے دونوں میاں بیوی جنت میں اکٹھے ہو جائیں۔ واللہ اعلم!

کنواری فوت شدہ کا خاوند

سوال ہم جنازے میں میت کے لیے دعائیں کرتے ہیں ان میں سے ایک دعا کے الفاظ یہ ہیں: ”اے اللہ! اسے اس کے شوہر سے بہتر شوہر عطا فرما۔“ جس عورت کا خاوند ہی نہیں مثلاً کنواری فوت ہو جائے تو اسے کونسا بہتر خاوند ملے گا؟

جواب جنت میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی آسائش و آرام کا سامان مہیا کیا ہے اس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ قرآن کریم میں اس امر کی صراحت ہے جو عورت شادی کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں آرام اور سکون مہیا کرنے کے لیے اس کی شادی اہل دنیا کے کسی جنتی آدمی سے کر دے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جنت میں کوئی بھی اکیلا نہیں رہے گا۔“ (مسلم: الجند: ۲۸۳۳)

اس سے معلوم ہوا کہ جنت کی نعمتیں صرف مردوں کے لیے ہی نہیں بلکہ عورتیں بھی اس میں شریک ہوں گی۔ تمام نعمتوں میں سے شادی بھی ایک نعمت ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب ہم سوال کا جواب دیتے ہیں کہ اگر فوت ہونے والی کنواری عورت ہے تو اس کے شوہر سے مراد وہ شوہر ہے جو اس کی قسمت میں تھا اگر وہ زندہ رہتی۔ یہ اشکال اس صورت میں بھی ہو سکتا ہے کہ جب جنت میں اسے دنیا والا ہی شوہر ملے گا بشرطیکہ وہ جنت میں جانے کا اہل ہو تو اس سے بہتر شوہر کونسا ہوگا جس کے لیے ہم جنازے میں دعا کرتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا والے شوہر کے اوصاف جنت میں جا کر دنیوی اوصاف سے بہتر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ایسا کر دے گا کیونکہ تبدیلی کی دو اقسام ہیں:

❖ ذاتی تبدیلی..... ایک چیز کی تبدیلی دوسری چیز سے کر دی جائے۔ مثلاً گیلوں کی تبدیلی کپڑے سے کر دی جائے۔

❖ صفاتی تبدیلی..... چیز تو وہی رہے لیکن اس کے اوصاف بدل دیے جائیں۔ مثلاً انسان کے کفر کو ایمان سے بدل دیا جائے۔

بہر حال کنواری عورت کو بھی خاوند مل جائے گا اور وہ بہتر ہوگا۔ اسی طرح شادی شدہ خاتون کے شوہر کے اوصاف بھی جنت میں جا کر بہتر ہو جائیں گے۔ یعنی شوہر تو وہی ہوگا مگر جنت میں جا کر اس کی خوبیاں دنیوی خوبیوں سے کہیں بڑھ کر ہوں گی۔ واللہ اعلم!

شرک کے نقصانات

لما سجدتی
نفسی لشیخ
حسین
ڈاکٹر حسین

20 ذوالحجہ 1437ھ / 23 ستمبر 2016ء

جناب حافظ یوسف سراج

جناب عبدالقیوم عبدالستار

ترجمہ

حمد و ثناء کے بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ﴾ (آل عمران)

”ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔“

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَنْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝﴾

”لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیے اُس

خدا سے ڈرو جس کا واسطہ دے کہ تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔“ (النساء)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا لَآئِحَةً لِلْعَالَمِينَ ۚ﴾ (آل عمران)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہاری غلطیوں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“

اے مسلم اقوام! انسان کی خوفناک ترین تباہی، سب سے بڑا ظلم اور جرم شرک ہے۔ جو اس میں مبتلا ہو

گیا، گویا وہ گمراہی کی گہری کھائی میں جاگرا اور جو مر بھی حالت شرک پر گیا تو وہ آگ کے بھڑکتے شعلوں کی طرف چل دیا۔ صحیح بخاری میں ہمارے رسول ﷺ کا فرمان موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے۔ وہ اسی حالت میں مر گیا تو جہنم کی آگ میں جائے گا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”جو کسی کو بھی اللہ کا شریک سمجھتا ہے اور وہ اسی حالت میں اللہ کے پاس چلا گیا تو وہ آگ میں جائے گا۔ جو آدمی کامیابی اور نجات چاہتا ہے۔ بھلائی اور پاک دامن چاہتا ہے۔ اس پر ضروری ہے کہ وہ شرک سے دور رہے۔ شرک کی طرف لے جانے والے ذرائع، شرک تک پہنچانے والے ذرائع

اے مسلم اقوام! انسان کی خوفناک ترین تباہی، سب سے بڑا ظلم اور جرم شرک ہے۔ جو اس میں مبتلا ہو گیا، گویا وہ گمراہی کی گہری کھائی میں جاگرا اور جو مر بھی حالت شرک پر گیا تو وہ آگ کے بھڑکتے شعلوں کی طرف چل دیا۔

راستوں سے بھی دور بھاگے تاکہ اس کی دنیا و آخرت امن اور اطمینان والی ہو سکیں۔

ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کا ارشاد ہے: جو آدمی رضائے الہی کے حصول کیلئے لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: جو شخص اللہ کے پاس اس حالت میں پہنچا کہ وہ شرک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ خبردار! شرک کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ آپ مخلوق میں سے کسی کو وہ مرتبہ اور عظمت دے دیں جو درحقیقت صرف اللہ رب العزت کا حق ہے یا پھر اللہ کی مخصوص صفات کو آپ مخلوق میں بھی تسلیم کر لیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ ۚ فَمَن كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ ۚ﴾ (احزاب)

”اے محمد! کہہ دیجئے کہ میں تو ایک انسان ہی ہوں تم ہی جیسے میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے، پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔“

اسی بات کو واضح کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے مرتبے کو اس طرح نہ بڑھانا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے مقام اور مرتبے کو بڑھا دیا تھا۔ میں بس اللہ کا بندہ ہوں، مجھے اللہ کا بندہ اور رسول سمجھو۔ شرک کی اسی صورت کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو اللہ کی طرح برتر سمجھ کر اس کی قسمیں کھانا شروع کر دیں۔ یاد رکھو! یہ شرک اکبر ہے اور یہ اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی

اس نے کفر یا شرک کا ارتکاب کیا۔“ صحیح بخاری کی حدیث ہے: ”اللہ تعالیٰ نے جنہیں تمہارے باپ دادا کی قسمیں کھانے سے منع کر دیا ہے، جو قسم کھانا چاہتا ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے۔“

اے مسلمانو! یہ عقیدہ رکھنا کہ کائنات کے معاملات کو چلانے میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی شریک ہے۔ یہ شرک کی ایسی صورت ہے جو انسان کے اعمال کو برباد کر کے اسے ہمیشہ کیلئے دوزخی بنا دیتی ہے اور جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سبب بنانے والا اللہ کے علاوہ سبب بذات خود بھی اثر رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر جو شخص زہ (لوہے کا لباس) پہن لے یا گھر میں رکھ لے اور یہ سمجھتا رہے کہ یہی زہ مجھے نقصان سے بچا کر فائدہ پہنچائے گی تو یہ شخص بھی شرک اکبر کا ارتکاب کر رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ يَسْتَسْكِنُ أَنتُمُ الْفِتْرَةَ فَلَا تَاسِئُوا مِنْهَا ۚ إِنَّهَا بِإِذْنِ اللَّهِ تُفْرِطُ ۚ﴾ (آل عمران)

”اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو خود اللہ

کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو نال دے، اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فعل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں۔“ (پرس) شرک کی ایسی صورتیں جن کا قبروں کے ارد گرد ارتکاب کیا جاتا ہے، جاہل لوگ مردوں کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پریشانیوں کا حل ان سے مانگتے ہیں۔ فوت شدگان سے غموں کی نجات طلب کرتے ہیں، اپنی ضرورتیں اور حاجتیں ان سے مانگتے ہیں۔ مصیبتوں سے چھٹکارے کی امید بھی انہی فوت شدگان سے لگاتے ہیں، یاد رکھو یہ شرک کی سب سے سنگین قسم ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو دعوت لے کر آئے تھے اس کے بھی سراسر خلاف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَلُكُمْ﴾ (الاعوان: 194)

﴿ اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يُكْشِفُ

الشَّوْءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ
عَالِمَهُ قُلِعَ اللَّهُ قَوْلًا مَّا
تَذَكَّرُونَ ﴿١٠٠﴾ (النمل)

”کون ہے جو ہے قرآن کی وعادہ
ہے جبکہ وہ اسے یاد رکھے اور کون

اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی (یہ کام کرنے والا) ہے؟ تم لوگ کم ہی سنو گے۔“

قبر میں دفن شدہ شخص کے سامنے جھکنا بہت بڑی گمراہی اور شرک کی قبیح ترین صورت ہے۔ قبر کا طواف کرنا، قبر پر ذبح کرنا، اس قبر والے سے دعا کرنا اور ان سے امیدیں لگانا اللہ تعالیٰ پر بہت بڑی تہمت ہے اور بہت بڑا شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ أَهْلٌ وَمَنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنِ دَعَائِهِمْ غَافِلُونَ ﴿٥٠﴾ (الاحقاف)

”آخر اُس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چہرہ کر اُن کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے اُن کو پکار رہے ہیں۔“

هُوَ لَا تَلْعَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَكَ بِمُنْعَكَ وَا لَا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں، ان پر چراغ روشن کرنے والوں اور قبروں کی زیارت کرنے والی

اے اہل اسلام! عبادت صرف اللہ کا حق ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس حکم کی تعمیل کا مطالبہ کیا ہے

سودی حکمرانوں کی پاکستان محبت

امیر محترم پروفیسر ساجد

کے مربی خاص شیخ عبداللہ خیاط رحمہ اللہ کی زیر نگرانی شرعی علوم سے آراستہ ہو کر کاروبار سلطنت میں ہاتھ بٹانے لگے۔ چنانچہ ان کی ہونہاری کی بنا پر ۱۹۵۵ء میں صرف بیس سال کی عمر میں انھیں سعودی دار الحکومت ریاض کا گورنر بنا دیا گیا اور وہ پچاس سال سے زیادہ عرصے تک اس منصب پر برقرار رہے۔

اپنی بادشاہت کے پہلے ہی دن انہوں نے جو سب سے پہلا خطاب کیا اس میں یہ بات واضح کر دی کہ سعودی عرب اپنی اصل بنیاد سے کسی قیمت پر نہ بنے گا اور نہ ہی اپنے ان اصولوں سے دستبردار ہوگا جن پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا: ہم اللہ رب العزت کی نصرت و مدد کے سہارے اپنے اصول و منہج پر قائم رہیں گے، اور اس سلطنت کے بانی والد محترم شاہ عبدالعزیز کے زمانے سے جو منہج حیات و سیاست چلی آ رہی ہے نہ صرف اسکی پاسداری کریں گے بلکہ اس سے کسی صورت روگردانی نہ کرتے ہوئے کتاب و سنت کے قانون کی بالادستی قائم رکھیں گے۔

امام محمد بن سعود سے لیکر شاہ سلمان بن عبدالعزیز تک اس عظیم خاندان نے سعودی عرب کو

ایک مکمل فلاحی اسلامی مملکت بنانے میں نہ صرف عظیم قربانیاں دی ہیں بلکہ ایک طویل جدوجہد کے ذریعے اسلامی معاشرہ قائم کر دیا ہے۔ ایک دوسرے کا احترام جان و مال کا تحفظ و آبرو امن و

امان کی شاندار مثال سعودی عرب میں دیکھی جاتی ہے۔ سعودی عرب اسلامی عقائد اور دینی اقدار کے تحفظ کیلئے فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ وہ مسلم دنیا کو ذرائع ابلاغ کے میدان میں آگے لانے کی سعی کے تحت اس بات پر زور دے رہا ہے کہ اسلامی ممالک زیادہ سے زیادہ اسلامی ٹی وی چینلوں قائم کریں تاکہ اغیار کی تہذیبی و ثقافتی میدان میں جاری یلغار کا مقابلہ کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں امام کعبہ الشیخ عبدالرحمن السدیس نے پاکستان میں دینی ٹی وی چینل پیغام کے اجراء کو سراہا اور کہا کہ اس وقت اسلامی تہذیب و ثقافت کو ختم کرنے کیلئے اغیار میڈیا کا ہتھیار استعمال کر رہے ہیں اسکے آگے بند باندھنے کی ضرورت ہے۔

جبکہ بحیثیت پاکستانی ہم پر سعودی عرب کا اکرام یوں بھی لازم ہے کہ پوری دنیا میں مملکت خداداد پاکستان سے مخلصانہ دوستی جس طرح سعودی عرب نے نبھائی ہے اور نبھارہا ہے، وہ کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔ سعودی عرب ایک ایسا ملک ہے جس کا دستور قرآن و سنت ہے اور سعودی عرب کے حکمرانوں کا مقصد نظام اسلام کا قیام اور مسلمانان عالم کیلئے ملی تشخص کا جذبہ ہے۔ خادمِ حرمین شریفین نے امت مسلمہ کیلئے جو خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ کا سنہرا باب ہے۔ اسلام اور امت مسلمہ کیلئے سعودی حکومت کی مخلصانہ و ہمہردانہ خدمات کو امت مسلمہ کبھی فراموش نہیں کریگی۔ پاکستانی عوام سعودی عرب اور خادمِ حرمین شریفین سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں اور سعودی عرب کی ترقی و خوشحالی کو اپنی ترقی و خوشحالی سمجھتے ہیں۔

سعودی عرب ایک ایسا ملک ہے جس کا دستور قرآن و سنت ہے۔ سعودی عرب کے حکمرانوں کا مقصد نظام اسلام کا قیام اور مسلمانان عالم کیلئے ملی تشخص کا جذبہ ہے۔ خادمِ حرمین شریفین نے امت مسلمہ کیلئے جو خدمات انجام دی ہیں وہ تاریخ کا سنہرا باب ہے۔

ہیں۔ آج یہ مملکت اسلام اور مسلمانوں کا قلعہ ہے جس کی مقدس سرزمین پر قبلہ اور حرمین شریفین موجود ہیں۔ سعودی حکمرانوں کے اخلاص کی بدولت ملک میں قانون الہی کی عملداری اور امن و سکون کا دور دورہ ہے اور اسکے باشندے اپنی مقبول قیادت سے محبت اور وفاداری کے باعث خوشحال اور پر مسرت زندگی گزار رہے ہیں۔

جب ہم شاہ سلمان کی سیرت پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ ہمیں ایک انتہائی تجربہ کار عام روش سے بہت کر ایک عبقری شخصیت نظر آتے ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں انکی پیدائش ہوئی اور اپنے والد شاہ عبدالعزیز کے زیر سایہ پروردان چڑھے۔ صرف دس سال کی عمر میں انھوں نے قرآن کریم حفظ کر لیا۔ بعد ازاں حرمِ مکی کے امام اور سعودی شہزادوں

۲۳ ستمبر مملکت سعودی عرب کا قومی دن ہے۔ ہر سال یہ دن شایان شان ترک و احتشام اور جوش و ولولے سے منایا جاتا ہے۔ شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل سعود نے ۱۹۳۲ء میں عرب دنیا کے سب سے بڑے ملک سعودی عرب کی بنیاد رکھی۔ ۷۸ ہزار مربع میل پر پھیلے ہوئے ہوئے اس خطہ میں ایک جدید مثالی مملکت کا قیام عمل میں آیا۔ نبی مکرم ﷺ نے فاران کی چوٹیوں پر اپنے پہلے وعظ میں فرمایا تھا کہ لا الہ الا اللہ کو اپنا تواللہ تمہیں عرب و عجم کا مالک بنا دیگا۔ آل سعود نے شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب کی رہنمائی میں دعوت حق کا پرچم بلند کیا۔ عرب معاشرے سے شرک و ضلالت کی تاریکیوں کا قلع قمع کیا۔ اس کلمے کی خاطر اس خاندان نے اپنے اقتدار تک کو داؤ پر لگایا تو آج رب ذوالجلال

نے اپنے دین کی خدمت کیلئے حجاز مقدس اور عظیم مملکت سعودی عرب کے اقتدار کی چابیاں انہیں تھما دیں۔ آل سعود کی وجہ امتیاز یہ ہے کہ دیگر بادشاہوں کی طرح انہوں نے صرف

شہری ترقی پر توجہ نہیں دی بلکہ دینی اصلاح و تطہیر کو بھی پیش نظر رکھا اور مسلمانوں کے دینی جمود کا علاج کیا جس کے نتیجے میں خطے میں پہلے شرک بدعات و خرافات کا خاتمہ ہوا۔ اسی وجہ سے حجاز مقدس ہماری عقیدتوں کا محور اور روحانیت کا مرکز ہے۔ ہمارے دل انکی محبت میں دھڑکتے ہیں، اس سے تعلق خاطر ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ دل و دماغ کی تمام وسعتیں گہرائیاں اور حرمین شریفین کی محبت سے معمور روح کی ساری پنہائیاں اس سے لبریز ہیں۔ سعودی عرب کے حکمران، جس اخلاص اور فراخ دلی سے اسلام کی خدمت اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی معاونت کرتے ہیں، اسکے باعث بھی ہمارے خراج تحسین و عقیدت کے حق دار قرار پاتے ہیں

شرک کے نقصانات

بیتہ

کہ عبادت صرف اور صرف میری کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ)

”لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے اُس رب کی جو تمہارا
اور تم سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں اُن سب کا
خالق ہے، تمہارے بچنے کی توقع اسی صورت
ہو سکتی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندوں پر یہ اللہ کا
حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں، اس کا کوئی شریک نہ
ٹھہرائیں، عبادت ظاہری و باطنی اقوال اور افعال کے
ایسے مجموعے کا نام ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ مثلاً
نماز، زکوٰۃ، حج اور باقی عبادتیں اور باطنی عبادتوں میں
خوف، محبت وغیرہ شامل ہیں۔ ان عبادتوں میں سے کوئی
ایک بھی غیر اللہ کیلئے کی جائے تو وہ شرک ہے۔ برادرِ مسلم!
شرک سے بچ جاؤ یہ انسان کیلئے سب سے بڑا خطرہ اور
بہت بڑا خسارہ و نقصان ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونُ
ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ
إِثْمًا عَظِيمًا﴾ (النساء)

”اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے
ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے
چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اللہ کے ساتھ جس نے
کسی اور کو شریک ٹھہرانا اُس نے تو بہت ہی بڑا
جھوٹ بولا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔“

اے اللہ! ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر،
آپ ﷺ کی آل اور صحابہ کرام پر رحمت، سلامتی اور
برکت نازل فرما۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو
عزت عطا فرما۔ اے اللہ! ہر جگہ مسلمانوں کی مدد فرما۔
اے اللہ! ان کی پریشانیوں کو دور فرما۔ اے اللہ! ہر جگہ
مسلمانوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان کی پریشانیاں دور
فرما۔ اے اللہ! انہیں مصیبتوں سے محفوظ فرما۔ اے
اللہ! انہیں مصیبتوں سے محفوظ فرما۔ اے اللہ! انہیں امن
وامان جیسی نعمت عطا فرما۔ آمین!

پاکستان کیلئے کھلے ہیں۔ ۳۰ لاکھ افغان مجاہدین کا بوجھ ہو یا
دنیا کی مہنگی ترین سیاحین گلیشیر کی لڑائی کا خرچ، ایف ۱۶
طیاروں کی قیمت ہو یا کھوٹے پلانٹ کے معاملات، محصور
پاکستانیوں کی آباد کاری سے لیکر موجودہ دور میں ڈالر کی
قیمت گرانے کی خاطر خلیجی رقم کی فراہمی یا عرصہ دراز تک
مفت تیل کی سپلائی، سعودی عرب نے ہر معاملے اور ہر
مرحلہ پر پاکستان اور پاکستانیوں کی بے لوث اور بھرپور امداد
واعانت کر کے اپنی محبت اور خالصانہ دوستی کا مظاہرہ کیا ہے۔
سعودی عرب میں آج جتنا عدل انصاف ہے، اتنا
کہیں بھی نہیں۔ اسکی اہم وجہ یہ ہے کہ وہاں آسمان سے
نازل نظام عدل موجود ہے جس کی بنا پر وہاں جرائم کی
شرح پوری دنیا سے کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ عدل
وانصاف کی بدولت وہاں مثالی امن و امان قائم ہے۔
برطانیہ جو عدل وانصاف کے خوالے سے خود کو رول ماڈل
کہتا ہے بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق وہاں سولہ سے
اٹھ سال کی ۴ لاکھ خواتین ہر برس زیادتی کا شکار ہوتی ہیں
اور ان میں سے ۸۵ فیصد اپنی رپورٹ بھی درج نہیں
کرا سکتیں۔ لبرل اور دنیا کی سپر پاور اسٹیٹ امریکہ میں
جرائم کی شرح برطانیہ سے ۲۰ فیصد زیادہ ہے۔ امریکی شیعہ
انصاف کی رپورٹ کے مطابق ہر ۳۵ سیکنڈ کے بعد ایک
محورت پر مجرمانہ حملہ کیا جاتا ہے۔

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز
آل سعود کا دونوں الفاظ میں یہ کہنا کہ سعودی عرب کے
خلاف سازش کرینوالے خفیہ ہاتھ کاٹ دیجئے، ہمیں حجاج
کرام کی خدمت سے کوئی نہیں روک سکتا۔ سعودی عرب
میں بد امنی، سیاسی اتار بک، فرقہ واریت یا عالم اسلام میں
انتشار پھیل کر ہمارے ملک کو کمزور نہیں کیا جاسکتا اور نہ کسی
دشمن ملک کی سازشوں سے سعودی عرب کے حجاج
و معتمرین کرام کی خدمت کے فریضے کی انجام دہی میں کسی
قسم کی منفی اثرات مرتب کیے جاسکتے ہیں۔ ان کا ملک کسی
خفیہ ہاتھ کو اپنی کمزور سازشوں کو آگے بڑھانے کی اجازت
نہیں دیگا۔ سعودی عرب کی حکومت اور عوام نے تمام تر
صلاحیتیں اللہ کے مہمانوں کی خدمت اور ان کے تحفظ
وسلامتی کیلئے وقف کر رکھی ہیں۔ سعودی عرب کا کوئی دشمن
ہمیں حجاج کرام کی خدمت سے نہیں روک سکتا۔

پیغام ٹی وی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔
سعودی عرب کے حکمرانوں کی پاکستان سے محبت
اور چاہت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔ وہ پوری امت
مسلمہ سے انتہائی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ وہ پاکستان
کو اپنا بھائی اور دوسرا گھر سمجھتے تھے۔ پاکستان سے محبت
اور تعلق کا اظہار انہوں نے متعدد بار دونوں ملک انداز میں
کیا۔ انہوں نے اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کیا کہ وہ
واقعی پاکستان کے عوام سے محبت رکھتے ہیں۔ پاکستان
نے ہندوستان کے جواب میں ایٹمی دھماکے کیے تو پورا
مغرب پاکستان سے ناراض اور اقتصادی پابندیاں عائد
کرنے پر آمادہ تھا، اس نازک اور مشکل وقت میں ساتھ
دینے والا ملک سعودی عرب تھا۔ پاکستان کو ڈیفنڈ
ادائیگی پر تیل فراہم کرینوالے شاہ عبداللہ مرحوم ہی تھے
جنہوں نے دنیا کی پروا کیے بغیر پاکستان کو تنہا نہیں چھوڑا
اور علانیہ، بلا ڈر و خوف پاکستان کا ساتھ دیا۔ ڈیفنڈ
ادائیگی پر تیل کی فراہمی تقریباً مفت میں تیل کی فراہمی
کے برابر تھی۔ اقتصادی طور پر پاکستان کیلئے یہ مشکل
گھڑی تھی، دنیا کے اکثر ممالک ایٹمی دھماکوں پر
پاکستان سے خوش نہ تھے۔

بہت سے ملکوں نے پاکستان کی امداد بند یا مختصر
کردی تھی۔ اس مشکل وقت میں شاہ عبداللہ کا پاکستان کی
حمایت کرنا اس بات کا ثبوت ہی تو تھا کہ وہ پاکستان کو اپنا
دوسرا گھر تصور کرتے تھے۔ اُس وقت شاہ عبداللہ نے جس
وقت کہ وہ بھارت کے دورہ پر تھے کسی صحافی کے سوال کا
جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان کیلئے زندگی اور
موت کے اس مرحلے پر آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ ہم اسے
تنہا چھوڑ دیجئے۔ شاہ عبداللہ مرحوم سعودی عرب کے ان
سربراہان میں سے تھے جنہیں نیک نام اور اچھے بادشاہ
کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

پاکستان (۱۹۷۱ء) دولخت ہوا تو سعودی عرب کا
بوڑھا حکمران (شاہ فیصل شہید) بچوں کی طرح ہچکیاں
لے لے کر روتا رہا کہ آج اسلام کا قلعہ دولخت ہو گیا
ہے۔ پاکستان نے بھارت کے جواب میں چھ ایٹمی
دھماکے کئے تو استعماری طاقتوں اور دنیا کے ممالک نے
پاکستان پر پابندیاں لگا دیں۔ سعودی عرب نے کہا تھا کہ
گھبرانے کی ضرورت نہیں ہمارے عزائم کے منہ

جناب عبدالرشید عراقی

سیدنا عمرؓ میں سختی بچپن سے ہی تھی، آپ کے والد خطاب بن نفیل ان سے بہت زیادہ مشقت لیتے تھے اور اپنی چراگاہ کی طرف اونٹ چرانے کے لئے بھیجتے تھے۔ خطاب کی سختی نے آپ کی ذات پر برا اثر چھوڑا۔ آپ اسے اپنی زندگی بھر یاد کرتے رہے۔ تاریخ ابن عساکر میں ہے کہ سیدنا عمرؓ نے ایک دفعہ لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ: ”میں بچپن میں اپنے والد خطاب کے اونٹوں کو چراتا تھا، وہ بہت سخت تھے۔“ آپ صرف اپنے والد خطاب ہی کے اونٹ نہیں چراتے تھے بلکہ بنی مخزوم سے





ماہِ محرم الحرام کی فضیلت

جناب مولانا امیر افضل رحمان

پورے کر لیتے تھے لیکن اللہ کی متین کردہ ترتیب اور تعین کا لحاظ نہ کرتے تھے۔

اہل عرب اس قدر خود سر تھے کہ جس مہینہ کو چاہیں ذی الحجہ کہہ دیں اور جس کو چاہیں رمضان کہہ دیں جس کو چاہیں مقدم کر دیں جس کو چاہیں مؤخر کر دیں۔ کبھی زیادہ ضرورت پڑتی مثلاً لڑتے لڑتے دس مہینے گزر گئے اور سال کے صرف دو ہی مہینے باقی رہ گئے تو ایسے موقع پر سال کے مہینوں کی تعداد بڑھا دیتے اور کہتے کہ اب کے سال کے مہینوں کا ہوا، اسی طرح باقی ماندہ چار مہینوں کو اشہر حرم بنا لیتے تھے۔ الغرض دین ابراہیمی کا اتنا تو احترام کرتے تھے کہ سال میں چار مہینوں کا پاس رکھتے اور ان میں قتل و قتل سے باز رہتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے جو ترتیب مہینوں کی متین فرمائی اور اسی ترتیب سے چار مہینوں کو اشہر حرم قرار دیا، اس میں طبعاً طرح کی مصلحتیں کر کے اپنی اغراض نفسانی کو پورا کرتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ اس زمانہ میں اس کا امتیاز ہی دشوار ہو گیا تھا کہ کونسا مہینہ رمضان یا شوال کا ہے اور کونسا ذی القعدہ ذی الحجہ کا۔ جب کا ہے؟ ہجرت کے آٹھویں سال جب مکہ مکرمہ فتح ہوا اور نویں سال میں آنحضرت ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو موسم حج میں تمام کفار و مشرکین سے براءت کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا تو یہ مہینہ حقیقی حساب سے اگرچہ ذی الحجہ کا مہینہ تھا، مگر جاہلیت کے اسی پرانے دستور کے مطابق یہ مہینہ ذی القعدہ کا قرار پایا تھا اور اس سال ان کے نزدیک حج کا مہینہ بجائے ذی الحجہ کے ذی القعدہ مقرر تھا۔ پھر جب رسول کریم ﷺ نے اپنے منیٰ کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: "سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح بخاری کی حدیث میں مرقوم ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا:

"زمانہ اسی رفتار کی طرف لوٹ گیا جو آسمان و زمین کی تخلیق کے وقت تھی (یعنی اس کے دنوں اور مہینوں میں کی زیادتی نہیں ہوئی لہذا) سال بارہ

اللہ پاک نے کائنات تخلیق کی تب سے ہی محرم الحرام کو خصوصی درجہ حاصل رہا اور تمام انبیاء کرام کی شریعتوں میں محرم کی حرمت و تعظیم مقدم رکھی گئی۔ مکہ مکرمہ کے عرب چونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے واسطے سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں، اس لئے یہ سب لوگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نبوت و رسالت کے قائل اور ان کی شریعت کو ماننے کا دعویٰ کرتے تھے۔ چونکہ ملت ابراہیمی میں بھی ان چار مہینوں (یعنی اشہر حرم) میں قتل و قتل اور شکار ممنوع تھا، عرب جاہلیت پر اس حکم کی تعمیل اس لئے سخت دشوار تھی کہ دور جاہلیت میں قتل و قتل ہی ان کا پیشہ بن کر رہ گیا تھا، اس لئے اس میں آسانی پیدا کرنے کے لئے انہوں نے اپنی نفسانی اغراض کے لئے طرح طرح کے حیلے نکالے، کبھی اشہر حرم کے کسی مہینہ میں جنگ کی ضرورت پیش آئی یا لڑتے لڑتے شہر حرام آ جاتا تو کہہ دیتے کہ اب کے سال یہ مہینہ حرام نہیں ہوا، اگر مہینہ حرام ہوگا۔ مثلاً محرم آ گیا تو کہتے کہ اس سال محرم کا مہینہ حرام نہیں بلکہ صفر کا مہینہ حرام ہوگا۔ مزید ضرورت پڑتی تو کہتے کہ ربیع الاول حرام ہوگا، یا یہ کہتے کہ اس سال صفر کا مہینہ پہلے آ گیا اور محرم بعد میں آئے گا، اس طرح محرم کو صفر بنا دیا جاتا تھا۔ اسی حوالہ سے قرآن پاک میں ارشاد باری ہے:

"بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین و آسمان پیدا کیے ان میں سے چار عزت والے ہیں یہی سیدھا دین ہے سوان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو اور تم سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔" (سورہ التوبہ: ۳۶)

اس آیت مبارکہ میں عربوں کی اسی عادت بدکا ذکر کرتے ہوئے اس عمل سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ عرب اسی جہالت کی وجہ سے سال بھر میں چار مہینے تو

مہینہ کا ہے جس میں سے چار مہینے حرم ہیں، مگر تو پے درپے یعنی ذوالقعدہ ذوالحجہ محرم اور قبلہ صفر کا وہ رجب جو عبادی (الآخری) اور شعبان کے درمیان ہے۔" (صحیح بخاری)

اسلام نے اس مہینہ کو محرم کے نام سے موسوم کرنے کے ساتھ ساتھ اور زیادہ محترم قرار دیا۔

پہم عاشورہ کے روزے کی فضیلت

خالق کائنات کی کرم فوہزی سے حرمت والے مہینوں میں عبادات کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ان ایام میں برائی کا وبال و عذاب بھی بڑھ جاتا ہے، یہاں تک کہ محرم کے روزوں کو رمضان کے بعد سب سے زیادہ افضل قرار دیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے حدیث پاک میں مرقوم ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ اور رمضان کے مہینے کے بعد کون سے روزے سب سے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے اور رمضان کے مہینے کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔" (صحیح مسلم)

اسی طرح ایک اور حدیث میں منقول ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے، رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت کن روزوں کی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا مہینہ جسے تم محرم کہتے ہو۔" (سنن ابن ماجہ)

بلاشبہ ماہ محرم میں فصل روزے رکھنا بڑی فضیلت اور سعادت کی بات ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہاں ماہ محرم سے مراد پہم عاشورہ ہے جس کے روزے کی بہت زیادہ فضیلت منقول ہے اور اس کی تائید اس کے بعد آنے والی حدیث سے بھی ہوتی ہے، اس حدیث میں ماہ محرم کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف کی گئی ہے۔ چنانچہ علماء لکھتے ہیں کہ یہ نسبت تخصیص کی بناء پر نہیں جس کا مطلب یہ ہو کہ صرف محرم ہی اللہ کا مہینہ ہے۔ چونکہ تمام مہینے اللہ



جناب مولانا محمد یوسف انور

آمین!

مولانا عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ علم و عمل اور خطابت و نجابت کے نقیس انسان تھے۔ علمی وقار اور سنجیدگی و متانت اور فہم و فراست جیسی وافر صلاحیتوں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا تھا۔ پہاڑی سرحدی علاقوں، امیت آباد، ایوبیہ توحید آباد اور گلیات میں آج جو مساجد و مدارس کی آباد کاری اور رونقیں نظر آتی ہیں ان کے قیام و اساس میں میاں فضل حق مرحوم کے وہ دست و بازو تھے۔ میاں صاحب حافظ ذبیح صاحب اور مولانا مرحوم کے ان علاقوں کے بہت سے تبلیغی موقعوں پر راقم بھی ہوا ہوتا۔

ان بے شمار جماعتی کارکردگی اور مثالی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سینئر نائب امیر تھے۔ مولانا مرحوم مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ بھی رہے اس دورانیہ میں ان کے نمایاں جماعتی امور اور مسائل کے سلسلے میں جد و جہد جماعتی تاریخ میں اہم کردار کی حیثیت سے یاد رکھی جائے گی۔ ملک کے بہت سے اضلاع میں خطبہ اور تبلیغی پروگراموں میں باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے شرکت فرماتے رہے۔ جماعت کی مرکزی مجلس عاملہ اور شورشی میں ان کی تجاویز و آراء کی بڑی وقعت رہتی۔ مرکزی قائدین امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کی عدم فرصت کے موقعوں پر اسلام آباد کے اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں ان کی نمائندگی فرماتے۔

اسلامی نظریاتی کونسل آزاد کشمیر کے وہ ممتاز ممبر بھی رہے اس لحاظ سے بھی ان کی خدمات اور وہاں اسلامائزیشن کے سلسلہ کی سرگرمیاں ہمیشہ یاد رہیں گی۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادگان ماشاء اللہ علمائے دین اور دینی و دنیوی علوم سے آراستہ ہیں خصوصاً پروفیسر ابو بکر سلیم، دیگر اپنے والد گرامی قدر کے کتاب و سنت کے جلائے چراغ سمجھے نہ دیں گے۔ ان شاء اللہ!

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کی مغفرت و بخشش فرمائے اور خاندان و لواحقین اور احباب کو اس سانحہ عظیم پر صبر و حوصلہ کی توفیق بخشے۔ مولانا علیہ الرحمہ کی اچانک وفات سے جو غلاء اسلام آباد کی جماعتی فضاؤں میں پیدا ہوا ہے اس کی عکاسی کرتے ہوئے آخر میں ایک شعر۔

تو کیا گیا کہ رونق بزم چمن گئی
رنگ بہار دید کے قابل نہیں رہا

درس و تدریس کا آغاز کیا۔ یہ تعلقات دیرینہ ملکی تقسیم کے بعد بھی جاری رہے جبکہ حافظ صاحب راولپنڈی کی مرکزی مسجد جامع مسجد روڈ پر خطیب مقرر ہوئے جہاں مدرسہ تدریس القرآن و الحدیث میں بطور صدر مدرس بھی فرائض انجام دیتے تھے۔ اس بنا پر بچپن ہی سے والدین کے ہمراہ راولپنڈی میں حافظ صاحب کے دولت کدہ پر میرا آنا جانا رہتا تھا۔ مولانا عبدالعزیز حنیف اس زمانے میں یہاں حافظ صاحب سے صحیح بخاری و دیگر کتب پڑھتے تھے۔ میرا بھی وہ طالب علمی کا دور تھا مولانا عبدالعزیز حنیف سے اسی نوعمری کے دور سے دوستانہ تھا۔ مرحوم کی طور پر تعلیم سے فراغت کے بعد کراچی پہلے گئے اور کئی سال وہاں مقیم رہے۔ ان کا اصل وطن آزاد کشمیر ضلع باغ تھا۔ اب ذرا ان کی راولپنڈی آمد کا پس منظر پڑھئے گا۔

مولانا عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ علم و عمل اور خطابت و نجابت کے نقیس انسان تھے۔ علمی وقار اور سنجیدگی و متانت اور فہم و فراست جیسی وافر صلاحیتوں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں نوازا تھا۔

۱۹۶۸ء کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنس راولپنڈی میں بڑی روایتی شان و شوکت سے منعقد ہوئی، اتوار کے روز صبح ۱۰ بجے مرکزی جمعیت کے امیر محترم استاذ الاسلام تاذہ حضرت حافظ محمد گوندلوی نے اسلام آباد کی مرکزی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ پلاٹ سرکاری طور پر جماعت کو دیا گیا تھا اور سرکاری طور پر ہی اس کی تعمیر چند ماہ میں بڑی خوبصورتی سے مکمل ہو گئی۔ اب وہاں اسلام آباد کے پڑھے لکھے ماحول کے مطابق خطیب کی اشد ضرورت تھی۔ چنانچہ کچھ حافظ ذبیح صاحب اور کچھ میاں فضل حق کی کاوشوں کے پیش نظر مولانا مرحوم اسلام آباد کی اسی مسجد میں بطور خطیب تشریف فرما ہوئے اور بڑے خوشگوار ماحول کو قائم کرتے ہوئے اور جماعتی ترقیات و تنظیم کی بھرپور تگ و تاز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے۔ فوراً اللہ مرقدہ اللہ تعالیٰ ان کی گونا گوں یہ حسنت قبول و منظور فرمائے۔

کہتے ہیں کہ مولانا مرحوم اسلام آباد کے ایک موقع پر خطبہ عید اسی شعر سے شروع فرماتے تھے۔
عید آمد و افروغ غم را غم دیگر
ماتم زدہ را عید بود ماتم دیگر
یعنی عید آئی تو میرے غم کو دگنا کر گئی کسی ماتم زدہ کے لیے تو عید ایک اور ماتم ہوتی ہے۔ ہمارے بھی حال احوال ان دنوں کچھ اسی شعر کے مصداق ہیں۔ ابھی ہم مولانا حافظ عبدالحمید ازہر، مولانا محمد اسحاق بھٹی اور عزیز رفیق ماسٹر حبیب اللہ کے سانحات احوال کے تسلسل سے غمزدہ تھے کہ عید الاضحیٰ سے چند روز قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بچپن کے دوست اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما مولانا عبدالعزیز حنیف دکن کے عارضہ سے غم حال ہو گئے۔ ہسپتال لے جایا گیا، طبی امداد دے کر اور اطمینان دلا کر ڈاکٹروں نے گھر بھیج دیا، لیکن پھر نماز عصر کا وضو نہ پاتے ہوئے دوسرے روز صبح ہی دل سے آخرت کے راہیں من گھڑے سفر پر روانہ ہو گئے۔
لہذا الیہ را جمعون!

مولانا علیہ الرحمہ کی عمر ۷۵ برس تھی، مولانا کی رحلت کی خبر چند ساعتوں میں نہ صرف اسلام آباد و راولپنڈی، بلکہ پورے ملک میں پھیل گئی۔ اگلے روز گیارہ بجے دن مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر محترم علامہ پروفیسر مساجد میر نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جماعتی رفقاء و احباب اور ملک کے اطراف و اکناف سے ممتاز علماء و کارکنان نے شرکت کی۔ ان سطور کا راقم اپنی غلات اور مکرر تکلیف کے باعث غرض نہ کر سکا۔

جماعت کے معروف عالم دینی اور خطیب و شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح تقسیم ملک سے قبل ہمارے شہر پٹی ضلع ابرسر کے قریبی گاؤں سے تعلق رکھتے تھے۔ میرے والدین کا آبائی گاؤں بھی وہی تھا۔ حضرت حافظ ذبیح صاحب کے ہمارے خاندان سے گہرے تعلقات تھے۔ جب حافظ صاحب جامعہ رحمانہ دہلی سے تحصیل علم کے بعد واپس آئے تو پٹی میں ہی انہوں نے خطابت اور

الوداع میرے حسن و مرہی الوداع

محرر: جناب مولانا عطاء الرحمن چان

سے تھا وہاں ہی وہ محلے کے دکانداروں، رزمی والوں اور مزدوروں سے بھی دوستانہ مراسم رکھتے تھے۔ ان کا جد خاکی جب جی سکس پہنچا تو سب سے پہلے میں نے ایک پولیس ہیڈ کانسٹیبل کو دھاڑیں مار کر روتے دیکھا، جو فون پر مسلسل اپنے پولیس کے ملازمین کو علامہ صاحب کی رحلت کی اطلاع دیتے جا رہا تھا۔

تیسرا دائرہ وہ تنظیم ہوتی ہے جس میں انسان بخوبی پہچانا جاتا ہے، جہاں مختلف مراحل میں انسان کی شخصیت کے مختلف پہلو نمایاں ہوتے رہتے ہیں۔ آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سابق ناظم اعلیٰ اور پھر سنٹر نائب امیر رہے۔ ان ذمہ داریوں کے باعث ان کا حلقہ احباب پاکستان بھر اور بیرون ملک تک وسیع تھا۔ نمازہ جنازہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینٹر پروفیسر ساجد میر نے ان کی زندگی کا ایک فقرے میں احاطہ کرتے ہوئے کہا ”میں علماء کرام سے ہمیشہ کہتا رہا ہوں کہ وہ علامہ عبدالعزیز حنیف سے میٹرز حاصل کریں۔“ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے لباس، تراش خراش کی طرح اندر سے بھی پاک صاف انسان تھے۔ ایسے پاک صاف کہ عصر حاضر میں تلاش کرنے پر بھی ثانی نہ رکھتے ہوں۔

میں ذاتی طور پر ان کی شفقت سے مستفید ہوا۔ زندگی کے بارہ سال تو ان کے گھر میں گزارے۔ میری پرورش انہوں نے کی، میری تعلیم و تربیت ان کی مرہون منت ہے۔ میں نے انہیں ہر روپ میں دیکھا۔ وہ اپنے بچا اور ہمارے نانا جی مولانا عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے استاد علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر ذکر فرماتے تھے ان کی شفقت اور راہنمائی پر نازاں تھے۔ وہ ہمارے لیے مشعل راہ تھے اور ہیں۔ ان سے اپنی نسبت پر فخر تھا، وہ ہمیں ایک ایسی پہچان دے گئے ہیں جس پر ہم تاحیات فخر کرتے رہیں گے۔ بلکہ ہماری آئندہ نسلیں بھی اس نسبت پر نازاں رہیں گی اور ان کے نقش قدم پر چلیں گی۔ ان کے بچوں نے جس طرح ان کی خدمت کی وہ بے مثال ہے۔ جس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ ان کی جماعت مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد نے جس طرح انہیں رخصت کیا اور جس طرح اہل اسلام آباد اور بیرون شہر سے آنے والے احباب نے ان کی نماز جنازہ

عبدالرحمن کی جماعت المدعوہ۔ تخریقی کلمات میں علامہ مرحوم کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہ اتحاد امت کے داعی اور غلبہ دین کے لیے انتھک جدوجہد کرنے والے مجاہد تھے۔ یاد رہے کہ اسلام آباد کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کے درمیان وہ متفق علیہ راہنماء تھے جس کی رائے ہم ہمیشہ سب ہی علماء متفق ہو جایا کرتے تھے۔

انسان تین دائروں میں بہت قریب سے پہچانا جاتا ہے: پہلا خاندان، دوسرا پڑوس، تیسرا جس جماعت یا گروہ سے تعلق رکھتا ہو۔ علامہ صاحب جس قدر اپنے خاندان میں مقبول تھے ایسا کسی کو بھی نصیب ہوتا ہے۔ میں نے اپنے خاندان کے معصوم بچوں کو بھی اشک بار دیکھا اور ہر بزرگ و جوان بے ساختہ اور ٹوٹ ٹوٹ کر اپنے کرب کا اظہار کر رہا تھا۔ آج اسلام آباد اور راولپنڈی میں ان کے خاندان کے ایک سو سے زائد افراد مقیم ہیں، اچھے عہدوں پر فائز ہیں اور کچھ بہت اچھے کاروبار کرتے ہیں۔ یہ سب ان کی شفقت اور خاندان سے محبت کی وجہ سے ممکن ہوا۔ ورنہ کچھ لوگ کسی مقام اور مرتبہ پر پہنچ کر اپنے خاندان اور عزیز و اقارب سے فاصلہ اختیار کر لیتے ہیں۔ خاندان میں حسد بھی ہوتا ہے اور شریک بھی ہوتے ہیں جو دوسرے کی ترقی دیکھ نہیں پاتے۔ لیکن حضرت علامہ کی عالی ظرفی کے باعث ہر ایک ان کا احترام ہی نہیں بلکہ ان سے عقیدت بھی رکھتا تھا۔

انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر وقت G-6 (سکٹر) اسلام آباد میں گزارا۔ جہاں کے بزرگ، جوان، خواتین اور بچہ بچہ نماز جنازہ میں شامل تھا اور ہم سے اظہار افسوس کر رہا تھا۔ تاجر، ملازم پیشہ حضرات، افسران، اہل کاران، چھابڑی والے، ہاکر اور مزدور بھی ان کے ایسے ہی غمخوار تھے جیسے ان کے قریب ترین احباب اور اعضاء۔ میں نے ان کے پڑوسیوں کو کس تیزی سے دین کی طرف پلٹتے ہوئے دیکھا، یہ ان کی شب و روز محنت کا عملی ثبوت تھا۔ کتنے ہی لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوا۔ وہ جہاں ملک بھر میں مقبول تھے دیسے ہی اپنے محلے اور پڑوس میں بچوں، بوڑھوں اور جوانوں میں مقبول رہے ہیں۔ جہاں ان کا تعلق قائدین

یہ دنیا آنے اور جانے کی جگہ ہے، یہاں کسی کو دوام نہیں۔ روزانہ کتنے لوگ رب کے پاس لوٹ جاتے ہیں اور کتنے نئے وارد ہوتے ہیں۔ کسی آنے والے کے بارے میں تو نیک تمناؤں کا اظہار کیا جاسکتا ہے لیکن جانے والا تو پوری تاریخ چھوڑ کر جاتا ہے۔ یوں تو دنیا میں آنے والا ہر فرد اشرف المخلوق میں شامل ہوتا ہے اور پھر مسلمان تو ”حزب اللہ“ میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں کیسے کیسے لوگ آئے، جنہوں نے انسانیت کے لیے اپنا سب کچھ نچ دیا۔ میرے چچا جی ایسی ہی جید شخصیات میں سے تھے، جن پر انسانیت ناز کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ ان سے محبت کرنے والے بہت ہیں لیکن نفرت کرنے والا کوئی نہیں۔ یہی ان کی شخصیت کا کمال تھا۔

علامہ عبدالعزیز حنیف، سنٹر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان و ممبر کو مرکزی جامع مسجد اہل حدیث اسلام آباد میں خطبہ جمعہ المبارک ارشاد فرماتے ہوئے ممبر رسول ﷺ پر جان جان آفرین کے سپرد کر گئے۔ وہ ہمیشہ دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں چلتے پھرتے اور دین کی خدمت کرتے ہوئے اپنے پاس بلائے۔ حسن اتفاق دیکھئے کہ ان کا بیٹا حافظ ابوبکر صدیق فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب کے سفر پر تھا تو علامہ صاحب نے خطبہ جمعہ المبارک خود دینے کا فیصلہ کیا۔ پہلا خطبہ مکمل کر ہی پائے تھے کہ لرز کر ممبر پر گر پڑے، ہسپتال منتقل ہوئے اور چند لمحوں بعد جان جان آفرین کے سپرد کر گئے حالانکہ وہ صحت کی خرابی کی باعث کئی سالوں سے خطبہ جمعہ نہیں دے سکتے تھے۔ ان کی نماز جنازہ ۱۰ ستمبر کو مرکز اہل حدیث اسلام آباد میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں افراد کی شرکت اور بالخصوص جماعت اسلامی، جامعہ المدعوہ، جماعت اہل سنت (دیوبند) اور جماعت اہل سنت (بریلوی) مکاتب فکر کے قائدین کی شرکت نے یہ ثابت کیا کہ وہ اس پر فتن دور میں بھی اتحاد امت کے نہ صرف داعی تھے بلکہ عملی تصویر بھی تھے۔ اس موقع پر علامہ سینئر ساجد میر، عبدالرشید ترابی امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر و ممبر قانون ساز اسمبلی، مولانا محمد نذیر فاروقی (دیوبندی مکتب فکر)، مولانا علامہ ضمیر احمد (بریلوی مکتب فکر)، حافظ

سے اٹھا کر اپنے حضور لے گیا ہے، یا رب العالمین اپنی جنت میں بھی انہیں اسی شان اور شوکت سے رکھے۔۔۔۔۔
ان کی زندگی ہمارے لیے جس اعزاز کا باعث تھی، ان کی رحلت بھی ہمارے لیے ایک لازوال اعزاز سے نوازی گئی۔
الوداع، میرے مربی، میرے محسن الوداع۔ میری آنکھوں سے بہتے آنسو و لرزتی انگلیوں سے نکلنے والے بے ڈھنگ الفاظ میرے احساسات کی ترجمانی نہیں کر سکتے۔

میں شرکت کی، ہم ان سب کے شکر گزار ہیں اور ان کے احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین)

آج میں جس کرب سے دوچار ہوں، اس کیفیت میں ڈھنگ سے لکھنا بھی ممکن نہیں، تاہم اتنا ہی کہہ سکوں گا کہ ہمارے سروں کا سایہ چھٹ گیا، ہم ایک ایسے شخص کی شفقت سے محروم ہو گئے جس کا دل اور دامن بہت وسیع تھا۔ رب العالمین انہیں جس شان سے مہرِ رسول ﷺ

تحریر: جناب مولانا سید فقیق الرحمن شاہ کشمیری

کی خبر جماعتِ حلقوں پر بجلی بن کر گری اور اسلام آباد کی فضا سوگوار ہو گئی۔ پورے پاکستان کے جماعتی احباب میں غم کی ایک لہر دوڑ گئی۔ علامہ صاحب کی نمازِ جنازہ میں لوگوں کا سمندر اُٹھ آیا۔ ملتان، گلگت، لاہور، گجرات، سیالکوٹ، فیصل آباد، سرگودھا، اوکاڑہ، خانیوال، انک، چکوال، راولپنڈی، اسلام آباد اور کشمیر حتیٰ کہ بلوچستان سے بھی جماعتی احباب نے شرکت کی۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور جامعہ محمدیہ گجرات والہ سے بھی کثیر تعداد میں علمائے کرام نے شرکت کی۔ کسی نے اپنے علاقے کی صرف نمائندگی ہی نہیں کی بلکہ پورے پورے گروہِ جنازے میں شریک ہوئے جنازے کے وقت ہر آنکھ اشکبار تھی۔ امیر محترم نے آہوں اور سسکیوں میں جنازہ پڑھایا، جنازے کے بعد دیر تک لوگ حضرت علامہ مرحوم کے چہرے کا دیدار کرتے رہے۔ دوسری نمازِ جنازہ سہ پہر 3 بجے اُن کے جانشین مولانا ابوبکر صدیق صاحب نے نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھائی جو سعودی عرب سے واپس آئے تھے۔

یوں 46 سالِ خطابت کے جوہر نکھیرنے والے عظیم عالمِ دین کو اسلام آباد کے H-11 قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اس طرح محسوس ہوتا ہے کہ اسلام آباد شہر اپنی بھرپور رونقوں کے باوجود ویران ہو گیا ہے۔ شاید ایسی ہی تابندہ روزگار شخصیت کے بارے علامہ محمد اقبال نے کہا تھا:

مولانا مرحوم ہر لحیزہ راہنما تھے اور جماعت میں حنیف تھے۔ وہ مرکزی جمعیت المہدیین پاکستان کے ناظم اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کے دورِ نظامت میں بھی جماعت کے رابطوں میں بہت اضافہ ہوا۔ اسی جماعتی وابستگی کی بدولت آپ آج سینئر نائب امیر کے عہدے پر فائز تھے۔ وہ ہر لحیزہ شخصیت کے مالک تھے۔ راقم الحروف کو آپ کے ساتھ بے شمار مرتبہ سفر کرنے کا اعزاز حاصل رہا، آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ دورانِ سفر آپ کی دلچسپ باتیں، جگہ جگہ ٹھہر کر خوردنوش کرنا اور پھر خود ہی اس کا بل ادا کرنا۔ علامہ صاحب کبھی کسی مقامی فرد پر بوجہ نہیں بنتے تھے۔ صاف ستھرا کھرا ہوا لباس، سر پر قراقلی ٹوپی، آنکھوں پر سنہرے رنگ کے چشمے اور واسکٹ۔

اُن کی انتھک محنت اور غمصانہ کوششوں کی بدولت اسلام آباد کے G-6 میں ایک چھوٹی سی مسجد آج عظیم الشان مرکز میں تبدیل ہو چکی ہے جہاں عمال حکومت اور اسلامی ممالک کے سفراء شب و روز آنے کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ آج علامہ عبدالعزیز حنیف ہم سے پھڑ گئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ پاؤں کے نیچے زمیں نہیں اور سر پر آسمان نہیں رہا۔ اسی سال میرا الحبت جگر مجھ سے جدا ہوا اور اب میرے لئے باپ کی طرح محترم قائد مجھے دایہ مفارقت دے گئے ان دونوں غموں کا موازنہ کروں تو ان میں یکسانیت نظر آتی ہے۔

علامہ عبدالعزیز حنیف صاحب کی اچانک رحلت

ہزاروں سال زگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
 بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سوال علامہ صاحب کیا وجہ ہے کہ نئی نسل اپنے اکابر کے کارناموں سے نا آشنا ہے؟

جواب تاریخ سے عدم دل جمعی ہے کہ نوجوان اپنے اکابر کو بھول گئے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ تاریخ اہل حدیث پر کتب کا مطالعہ کریں۔

سوال آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس جو کہ ماہ اپریل میں سرگودھا میں منعقد ہو رہی ہے اس کے حوالہ سے آپ کیا کہیں گے؟

جواب یہ کانفرنس مرکزی جمعیت اہل حدیث کا اہم عمل ہے اور اس میں جماعت کی دعوت کو خالص کتاب و سنت کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے اہل حدیث کی افرادی قوت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ یہ ایک مثالی کانفرنس ہوگی۔ اہل حدیث افراد کو مسلکی حیثیت کے پیش نظر اس کانفرنس میں جوق در جوق شرکت کرنا چاہیے۔

سوال علامہ صاحب! میرا آخری سوال ہے کہ آپ جماعت اہل حدیث کے اتحاد و اتفاق کے حوالہ سے کیا کہیں گے؟

جواب مرکزی جمعیت اہل حدیث نے ہمیشہ کشادہ دلی کا ثبوت دیا۔ میں اب بھی کہوں گا کہ تمام اہل حدیث جماعتیں کوئی مشترکہ اقدام کر لیں۔ ایک دوسرے کے خلاف حماز آرائی ختم کر کے مل بیٹھ جائیں، اس سلسلے میں مرکزی جمعیت ہر طرح حاضر ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل حدیث افراد کو کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے اور اتحاد و اتفاق سے رہنے کی توفیق دے۔

تبلیغی و اصلاحی پروگرام

© مرکزی جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث پسرور روڈ سترہ میں
مؤرخہ 21 اگست 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ایک تبلیغی
وہلصالحی پروگرام منعقد ہوا جس کا آغاز قاری عبدالرشید کی
تلاوت قرآن سے ہوا۔ آخر میں ترجمان مسلک اہل حدیث
قاری محمد اکرم زاہد بھٹوی نے ”حیاء اور ایمان“ کے عنوان پر
بہت شاندار خطاب فرمایا۔ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔
میخانب: محمد یونس (سترہ) پسرور

یاد رفتگان علامہ عبدالعزیز حنفی

جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

کوشیلڈ کتب اور ہینڈ بک دیئے گئے تھے۔ اس تقریب کے صدر مولانا عبدالعزیز حنفی صاحب تھے جو اسلام آباد سے تشریف لائے تھے۔ ان سے ملاقات بھی ہوئی ان کے صدارتی کلمات بھی سنے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی کھایا۔ بلاشبہ وہ ایک جید عالم دین اور تقویٰ و صالحیت کے زیور سے آراستہ تھے۔ ۱۹۳۳ء میں آزاد کشمیر کے علاقہ پونچھ میں پیدا ہوئے میٹرک تک سکول کی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۵۹ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لیے راولپنڈی آئے اور مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح رحمہ اللہ کے قائم کردہ مدرسہ تدریس القرآن والحدیث میں زیر تعلیم رہ کر تین سال درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھیں اور حافظ اسماعیل ذبیح مرحوم سے بھرپور استفادہ کیا۔

اس کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ آئے اور جامعہ محمدیہ چوک نیا کیں میں حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی خدمت عالیہ میں رہ کر درس نظامی کی بقیہ کتب کی تکمیل کی اور سند فراغت حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب نے کراچی

کی طرف شہر رحال کیا۔ ان دنوں کراچی میں علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمہ اللہ کا حلقہ درس قائم تھا۔ وہ زبردست عالم اور اعلیٰ پایے کے مدرس تھے ان سے تخصص فی الحدیث کی سند حاصل کی۔

۱۹۶۶ء میں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد کراچی میں ہی درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ یہاں ان کی زندگی میں ایک نیا موڑ آیا اور وہ دعوت و تبلیغ کے میدان میں سرگرم عمل ہوئے۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھی لکھتے ہیں: ”اس وقت مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق مرحوم تھے ایک مرتبہ وہ کراچی گئے اور مولانا عبدالعزیز حنفی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان سے کہا کہ اسلام آباد میں جماعت کا نظام بالکل ابتدائی مرحلے میں ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہاں کام کرنے کی سخت ضرورت ہے آپ وہاں چلے جائیں اور جماعتی کام کریں۔“

مولانا عبدالعزیز حنفی کو اس وقت اسلام آباد کے

دنوں وہاں میرے نہایت ہی قابل قدر دوست مولانا بابر فاروق رحیمی صاحب اقامت پذیر تھے (اب ماشاء اللہ وہ ناظم ہیں)۔ ان دنوں بابر صاحب اہل حدیث سٹوڈنٹ فیڈریشن کے چیف آرگنائزر تھے۔ ان سے مرکزی دفتر کے استقبالیہ پر ہی ملاقات ہو گئی۔ وہ ایک بزرگ عالم دین سے محو گفتگو تھے۔ وہاں مولانا عثمان مدنی صاحب اور اہل حدیث سٹوڈنٹ فیڈریشن کے اور بھی کئی نوجوان موجود تھے۔ میں نے سب احباب کو سلام کیا اور مصافحہ بھی۔ بابر صاحب نے ان بزرگ عالم دین سے میرا تعارف کروایا تو وہ نہایت خندہ پیشانی اور بزرگانہ شفقت سے چلے آئے۔ میری حوصلہ افزائی کی اور میری تحریری کاوشوں کا اظہار

شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ (ستمبر ۲۰۱۱ء) میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد (کا تعلیمی سال مکمل ہوا تو اس کے اختتام پر جامعہ میں ایک پروقار تقریب بخاری شریف کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں مہمان خصوصی کے طور پر مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھی نور اللہ مرقدہ کو خصوصی دعوت دی گئی۔ حضرت بھی صاحب وقت مقررہ پر تشریف لائے ان کا سارا دن میرے ہاں مکتبہ پر گزرا۔ شام کو نماز مغرب کے بعد مولانا اسحاق بھی صاحب اور قائم اپنے عزیز دوست علی ارشد چوہدری مرحوم کے ہمراہ ان کی گاڑی میں جامعہ سلفیہ پہنچے۔ وہاں جامعہ کے مدیر تعلیم چوہدری یسین ظفر صاحب اور ان کے رفقاء نے بڑا پر تپاک استقبال کیا۔ حضرت بھی

صاحب کو کوئی ساڑھے تین عشروں کے بعد مدعو کیا گیا تھا اور پھر وہ جامعہ کی تاسیسی تقریب منعقدہ ۴ اپریل ۱۹۵۵ء میں بھی موجود تھے۔ اس اعتبار سے وہ جامعہ کے بانی ارکان میں شامل تھے۔

میں ذکر کیا۔ یہ سادہ وضع کے بزرگ عالم دین مولانا عبدالعزیز حنفی تھے جو درکروں میں پہچانے نہ جاتے تھے۔ ان کی سادگی، خلوص، للہیت، تقویٰ و پرہیزگاری بڑے بڑوں کو متاثر کرتی تھی۔ اس وقت مولانا عبدالعزیز حنفی رحمہ اللہ علیہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ تھے۔ میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے اگلے روز نماز فجر کے بعد ان سے انٹرویو کیا تھا اور ان کے حالات و واقعات جاننے کی کوشش کی تھی جسے خاص ترتیب سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

مولانا عبدالعزیز حنفی سے میری دوسری ملاقات ۲۰۰۶ء میں مرکز الحرمین الاسلامی ستیانہ روڈ فیصل آباد میں ہوئی تھی۔ میاں سعید اقبال طاہر صاحب نے مرکز الحرمین میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے اساتذہ کرام کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا جس میں جامعہ کے اساتذہ کرام

اس لحاظ سے ہر کوئی ان کی تقریر دلپذیر سننے کا خواہاں تھا۔ جب ہم بھی صاحب کے ساتھ جامعہ سلفیہ کی مسجد میں پہنچے جہاں تقریب کا پروگرام جاری تھا تو ایک بزرگ عالم دین سیرت امام بخاری رحمہ اللہ پر گفتگو فرما رہے تھے۔ میانہ قد، گول چہرہ، کشادہ پیشانی، اعتدال کے سانچے میں ڈھلا ہوا جسم، روشن آنکھیں جن پر نظر کا چشمہ سر پر قرآنی ٹوپی کھنک دار آواز وہ جو کچھ بھی کہتے سامعین ہمت تن گوش ہو کر سن رہے تھے یہ تھے علامہ عبدالعزیز حنفی آف اسلام آباد۔ میں نے ان کا نام تو سن رکھا تھا لیکن ان کا وعظ آج پہلی بار سنا اور متاثر ہوا۔ دوسرے لفظوں میں میری طرف سے ان کا یہ پہلا دیدار تھا جو جامعہ سلفیہ میں ہوا۔

اس سے سوا دو سال بعد میں ۱۹ فروری ۲۰۰۴ء کی رات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹریٹ ۱۰۶ راوی روڈ لاہور پہنچا یہ رات ۹ بجے کا وقت تھا۔ ان

عطا فرمائے۔ آمین!

۲۰ فروری ۲۰۰۲ء کی صبح ۱۰:۶۱ راوی روڈ لاہور میں نے ان سے ایک مختصر سائنٹیفک ویڈیو کیا تھا جو پیش خدمت ہے:

انشرویں:

سوال: اس وقت مسلمان جس صورت حال سے دوچار ہیں اور ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں تو ایسے میں ان کو کیا کرنا چاہیے؟
جواب: مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کتاب و سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آپس کے اختلافات کو ختم کر کے متحد ہو جائیں۔ اس میں ان کی عزت و وقار اور کامیابی کا راز پنہاں ہے۔

سوال: جماعت اہل حدیث ایک دینی جماعت ہے۔ بعض افراد کا موقف ہے کہ اسے سیاست میں نہیں آنا چاہیے، وہ لوگ جمہوریت کفر ہے کا راگ الاپ کر اہل حدیث کو سیاست سے دور رکھنا چاہتے ہیں، اس سلسلے میں آپ کا موقف کیا ہے؟

جواب: اہل حدیث افراد کو سیاست میں ضرور آنا چاہیے۔ یہ لوگ اسمبلی میں جائیں گے تو وہاں ملک کی بقا، بہتری اور دین اسلام کے نفاذ کی بات کریں گے۔ اگر یہ لوگ ہی جمرہ نشین ہو کر بیٹھ گئے تو پھر ظاہر ہے دوسرے لوگوں کو آگے آنے کا موقع ملے گا۔ میں تو برملا

کہوں گا کہ اسلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے اس کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ ہم ملکی سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ امیر محترم علامہ ساجد میر صاحب اور سابقہ علماء سید داؤد غزنوی، مولانا اسماعیل سلفی اور دیگر علماء کی سیاسی خدمات کو دیکھ لیں انہوں نے کیسے عزم و ہمت سے سیاست میں جماعت کا نام روشن کیا ہے۔

سوال: اہل حدیث نوجوانوں کو آپ کیا پیغام دیں گے؟
جواب: جماعت اہل حدیث کے نوجوانوں کو چاہیے کہ اگر وہ خود کو باقی رکھنا چاہتے ہیں تو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرتے ہوئے تنظیم سازی کریں۔ اس وقت ملک میں جو صورت حال ہے اسے دیکھتے ہوئے نوجوانوں کو ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ اہل حدیث پوتھ فورس اور اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جوان مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ دیگر اہل حدیث نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر کام کریں۔

سال اس منصب پر متمکن رہے۔ انہوں نے بعض وجوہ سے اس ذمہ داری سے استعفیٰ دیا تو امیر جمعیت سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے اپنے احباب سے مشورہ کر کے مولانا عبدالعزیز حنیف کو ان کے قائم مقام مقرر کر دیا۔ بعد ازاں ۲۴ اگست ۲۰۰۲ء کو انہیں جمعیت کے اجلاس میں باقاعدہ طور سے ناظم اعلیٰ منتخب کر لیا گیا۔ (برصغیر میں اہل حدیث کی سرگزشت: ۲۶۲-۲۶۳)

بلاشبہ مولانا عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ کی دینی و اسلامی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو بہت سی علمی و عملی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ نہایت ذکی و فطین عالم دین تھے انہوں نے انہی خدا داد علمی صلاحیتوں سے دین اسلام اور مسلک اہل حدیث کو بے پناہ فائدہ پہنچایا۔ وہ دینی ترقی رکھنے والے قائد تھے۔ عالم ہمیری میں ہونے کے باوجود جوانوں سا جذبہ

مولانا مرحوم کی دینی و اسلامی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سی علمی و عملی صلاحیتوں سے نوازا۔ نہایت ذکی و فطین عالم دین تھے اپنی انہی خدا داد علمی صلاحیتوں سے دین اسلام اور مسلک اہل حدیث کو بے پناہ فائدہ پہنچایا۔

رکھتے اور عزم و ہمت سے دہمت و تبلیغ کے میدان میں سرگرم عمل رہے۔ ان کی تبلیغی مساعی سے اسلام آباد میں مسلک اہل حدیث کو بڑا فروغ ملا۔ جب یہ بزرگ اسلام آباد تشریف لائے تھے تو اس شہر میں جماعت اہل حدیث کی ایک مسجد بھی نہ تھی۔ اب الحمد للہ اس شہر میں جماعت کی چالیس سے اوپر مساجد ہیں جن میں باقاعدہ جمعہ و جماعت کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہ سب مولانا عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ کی مخلصانہ مساعی کا ثمر ہے۔ اس صدقہ جاریہ کا اجر ان کو تا قیامت ملتا رہے گا۔ مولانا عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ ۹ ستمبر ۲۰۱۶ء کو اپنی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دل کا دورہ پڑا۔ انہیں فوری طبی امداد کے لیے ہسپتال لے جایا گیا جہاں دیکھ بھال کے بعد ڈاکٹروں نے چھٹی دے دی اور گھر تشریف لے آئے اور بعد میں عصر کی نماز کے لیے تیاری کے دوران دوبارہ دل کا دورہ پڑا جس پر جانبر نہ ہو سکے اور راہی ملک عدم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنت کو قبول فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ

بارے کچھ علم نہ تھا، انہوں نے سوچا کہ پورے پاکستان سے میاں صاحب نے اسلام آباد کے لیے ان کا انتخاب کیا ہے تو اس پر عمل کرنا چاہیے چنانچہ وہ کراچی کی سکونت ترک کر کے ۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو اسلام آباد آ گئے۔ اس وقت اسلام آباد میں اہل حدیث کی کوئی مسجد نہ تھی۔ مولانا عبدالعزیز حنیف ایک چھوٹے سے سرکاری کوارٹر میں نمازیں پڑھتے اور وہیں نماز جمعہ ادا کرتے۔ وہی کوارٹر ان کی قیام گاہ تھا اور یہی ان کے درس و تدریس کا مرکز اور یہاں ہی ان کی پیشگیس اور جلسے ہوئے۔ اس چھوٹے سے کوارٹر سے مولانا عبدالعزیز حنیف نے اسلام آباد میں جماعت اہل حدیث کی تبلیغ و تنظیم کا آغاز کیا۔ ان کے احباب جمع ہو جاتے اور آئندہ کے لیے کام کے منصوبے بناتے۔ اسے ہم ان کا محدود پیمانے کا ”اسلام آبادی دارالرقم“ قرار دے سکتے ہیں۔

پھر ایک وقت آیا کہ آپارہ میں اہل حدیث کی مرکزی جامع مسجد تعمیر ہوئی جو اسلام آباد میں اہل حدیث کی پہلی مسجد تھی۔ مولانا عبدالعزیز حنیف نے اس مسجد کی خطابت کی ذمہ داری سنبھالی یہ ذمہ داری ماشاء اللہ وہ اب تک باقاعدگی سے نبھا رہے ہیں۔

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں اہل حدیث کے پہلے خلیفہ اور مسلک کے اولین مبلغ ہیں۔ ان کی محنت مزاجی اور سلامت روی کو داد دینی چاہیے کہ وہ اس شہر میں نہایت حکمت عملی سے تقریباً چالیس سال سے یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ انہوں نے ہر پور جوانی کے زمانے میں یہ اہم سلسلہ شروع کیا تھا۔ اس اثنا میں ان کی زندگی کئی ادوار سے گزری اور حالات کی رفتار میں بے شمار تبدیلیاں آئیں، لیکن وہ مرد استقلال پیشہ جسے عبدالعزیز حنیف کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اپنی جگہ پر قائم اور تبلیغ حق میں مصروف۔

ان سے پہلے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ ہمارے عزیز دوست میاں محمد جمیل تھے جو کئی

خرابیوں کی نشاندہی

مترجم: جناب میل متیق الرحمن (ریسرچ کار)

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر دین حق یعنی دین اسلام نازل کیا جسے انہوں نے من و عن لوگوں کے سامنے پیش کیا اور اپنے عمل سے مکمل طور پر واضح کرتے رہے۔ اس طرح سے اسلام آپ ﷺ کی وفات تک تمام تفصیلات کے ساتھ خالص شکل میں قرآن و سنت میں محفوظ ہو گیا۔ پھر رفتہ رفتہ مسلمانوں میں بگاڑ آنا شروع ہوا اور شرک و بدعات کا چلن اس قدر عام ہوتا گیا کہ خواص و عام اور بڑے بڑے علمائے کرام بھی اس میں ملوث ہو گئے۔ پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک اسلامی تعلیمات کو بدل دیا گیا اور یہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اے ایمان والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آ جاؤ۔“ (البقرہ)

یہ نہیں کہ ہم کچھ اسلام اپنالیں بلکہ ہماری زندگی کے ہر پہلو میں اسلام کی بھلک ہونی چاہیے۔ مگر افسوس! کلمہ، نماز، زکوٰۃ، حج کے باوجود ہم میں

بہت سی بدعات و خرافات (جن میں سے بعض شرک کے درجے تک پہنچی ہوئی ہیں) شامل ہو چکی ہیں۔ شرک کتنا بڑا گناہ اور جرم ہے اس کا اندازہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بخوبی کر سکتے ہیں۔ فرمان الہی ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا، اس کے علاوہ جس قدر گناہ جس کے لیے چاہتا ہے عاف کر دیت

دنیا جو ایک دارالافتحان ہے مگر ہماری ساری بھاگ دوڑ، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اسی کے لیے سوچنا اور اسی میں گم ہو کر رہ جانا قرین انصاف نہیں۔ معاشرے میں رسوم بد بہت پہلے ہی پیدا ہو چکی تھیں اور آج تو وہ اعضا فاضلہ ہو گئی ہیں۔ اس بنا پر اگر ان سب کو پیش نظر رکھا جائے تو صاف نظر آئے گا کہ اسلام جس قدر تمام مذاہب کی خوبیوں کا جامع تھا، آج اسی قدر مسلمان شرک و بدعات کا عامل ہو گیا ہے، اسلام نے جن مذہبی مفاسد کی اصلاح کی تھی وہ مختلف مذاہب میں الگ الگ پائی جاتی تھیں۔ لیکن آج وہ سب کی سب مسلمانوں میں ایک جگہ جمع ہوتی جا رہی ہیں، مسلمان کسی زمانہ میں تمام مذاہب کے ماننے والوں سے اچھا تھا مگر وہ آج تمام امتوں کی برائیاں سمیٹے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسلام کی خوبیاں سمیٹنے کی توفیق اور برائیوں بدعتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

السلام ڈائری 2017ء

- جماعتی ہدیوں کی آئینہ دار
- ایک دعوت ایک پیغام
- ہر مذہب کے لئے ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترقیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دبیر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجئے۔ اشتہارات اور ضروری فن نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار فوراً	2500/- روپے
ایک صفحہ اشتہار ایک مکر	1500/- روپے
نصف صفحہ ایک مکر	1000/- روپے

نوٹ: اشتہارات کے ساتھ ذرا اشاعت بھی لازماً ارسال فرمائیے۔ شکریہ

شمارہ کارڈ (محمد بشیر انصاری) 34101-3207371-5
رابطہ: الحمد للہ پبلیشرز 106 راوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 042-37720257
055-4443265

وی پی آر ہا ہے

◎ جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

ہیں اس سے آگے چل کر گھر اور معاشرے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

کڑا، چھلا، تعویذ وغیرہ نظر سے بچنے کے لیے پہننا ہمارے معاشرے کا ایک رواج بن چکا ہے۔ بہت سے لوگ نظر لگنے، بیمار پڑنے اور گزرواری سے بچنے کے لیے کڑا، چھلا کالا دھاکہ اور تعویذ وغیرہ خود بھی پہنتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پہناتے ہیں جس کا شمار شرک میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”کہہ دو! بھلا دیکھو تو سہی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ مجھے تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا وہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس مہربانی کو روک سکتے ہیں، کہہ دو! مجھے اللہ کافی ہے، تو کل کرنے والے اسی پر توکل کیا کرتے ہیں۔“ (الزمر)

قال نکالنا اور نجومیوں کے پاس جانا مسلمانوں میں بھی ہندوؤں سے متاثر ہو کر شگون و بد شگون کا رواج ہو گیا ہے جو کہ گناہ کبیرہ اور شرک کی اقسام سے ہے۔ آج بھی الو کا کارنا، مچ کے وقت کو الو کا بولنا، دانی آکھ کا پڑنا، بھیل کا بھلانا اور مفر کے مہینہ کو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک کی بیماری دوسروں کو بھی لگتی، نہ بد فالی کوئی چیز ہے، نہ الو کا بولنا کوئی اثر رکھتا ہے اور نہ ہی مفر کچھ ہے۔ (بخاری و مسلم)

لوگ نجومیوں کو ہاتھ دکھاتے ہیں اور اس سے مستقبل کا حال معلوم کرتے ہیں جو کہ ایک شرکیہ کام ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جو کوئی نجومی کے پاس جائے اور کچھ پوچھے تو اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔“ (مشکوٰۃ)

ہمیں تو اپنے اعمال کی جواب دہی ہوتی ہے اس لئے ہمیں اس کی غرض ضرور کرنا ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”یہ ایک گروہ تھا جو گزر گیا، ان لوگوں نے جو کچھ کمایا وہ ان کے لیے ہے اور تم نے جو کچھ کمایا وہ تمہارے لیے ہے۔ ان کے اعمال کے بارے میں تم سے نہیں پوچھا جائے گا۔“ (البقرہ)

ہے کہ لوگوں نے ان بزرگوں کو عملاً اپنا خدا بنا لیا ہے۔

شریعت کے مقابلے میں علماء اور مشائخ کی باتوں کو ترجیح دینا ایک بڑی مصیبت بن چکا ہے۔ آج کل مسائل اور الجھنوں کی بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ ہر طبقہ کے لوگوں نے قرآن و حدیث چھوڑ کر اپنے اپنے مخصوص علماء کرام و مشائخ کی باتوں کو حرف آخر سمجھنا شروع کر دیا ہے اور انہیں علماء و صوفیاء و بزرگان دین کے قول کو صحیح مان کر حلال و حرام، جائز و ناجائز کی تفریق انہی سے کرنے لگے ہیں اور اللہ کی شریعت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ گویا شریعت سازی کا حق اللہ اور اس کے رسول سے لے کر ان لوگوں کو دے دینا ہی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”آج کے دن دین مکمل کر دیا گیا اور نعت پوری کر دی گئی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے۔“ (المائدہ)

یعنی اب دین اسلام میں کی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ حضور ﷺ کے ذریعہ ہم تک مکمل دین پہنچا دیا ہے۔ اب اگر کوئی ولی، پیر یا عالم اس میں تبدیلی لاتا ہے تو گویا وہ شرک کرتا ہے۔ اسی طرح غیر اللہ کی قسمیں لین دین اور تجارت و معاملات میں کھائی جاتیں ہیں۔ جبکہ قسم صرف اللہ تعالیٰ کی ہونی چاہیے۔ ماں باپ اولاد اور سر کی قسم کھانا شرک ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی بیشک اس نے شرک کیا۔“ (ابوداؤد)

اولاد اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس نعمت سے محروم ہیں۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

”جسے چاہے بیٹیاں دیتا ہے جس کو چاہے بیٹے دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے بائجھ کر دیتا ہے وہی عظیم و قدر ہے۔“ (الشوری)

لیکن عموماً جن لوگوں کو اولاد نہیں ہوتی وہ باباؤں، عاٹوں اور بیروں کے مزاروں اور آستانوں کا چکر کاٹنے لگتے ہیں اور شرک کر بیٹھے ہیں اگر اتفاق سے مل جائے تو پورا ایمان ہی بیچ ڈالتے ہیں اور بعض لوگ گود لے لیتے

اتحاد اور تعاون

جناب عبدالرحمن حبیب

اپنی زندگی کا مقصد بنا بیٹھے ہیں۔ یہ لوگ دنیا کے ساز و سامان کو اپنے رشتے دار، خاندان اور برادری سے اور اپنے دین سے بھی بڑھ کر مقام دے چکے ہیں اور ہر جائز دنا جائز حربے سے مال اکٹھا کرنے کے خواہشمند ہیں۔ مال اور منصب کے لالچی یہی لوگ اپنے رشتہ ایمانی کو فراموش کر کے طاغوت کے آلہ کار بننے میں اور اپنے دین سے غداری کر کے اپنے مسلمان بھائیوں کو بہت بڑا نقصان پہنچاتے ہیں۔

کفار اور منافقین کی سازشوں سے بچنے کے لیے سب سے اہم چیز اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنا ہے۔ اور اللہ کی رسی سے مراد قرآن و سنت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: لَتَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَفْشِلُوا مَا تَمَسَّكْتُمَا بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّتِي۔

”میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جب تک تم ان دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے (دو چیزیں یہ ہیں) اللہ کی کتاب اور میری سنت۔“

جب مسلمان اللہ کی کتاب قرآن اور نبی اکرم ﷺ کی سنت سے اعراض کریں اور قرآن و سنت پر غور کر کے راہنمائی حاصل نہ کریں تو اس کا لازمی نتیجہ خواہش نفس کی بے پروی کی صورت میں نکلے گا۔ کیونکہ قرآن پاک اور تعلیمات نبوی ہی وہ نسخہ ہیں جن سے

انسان کا دل کشادہ، صاف اور مطمئن رہتا ہے۔ جب انسان قرآن مجید کی تلاوت، تدبر اور رسول اکرم ﷺ کے ارشادات سے غفلت برتا ہے چاہے یہ غفلت تھوڑی مدت کے لیے ہی کیوں نہ ہو تو اس صورت میں نفس کو ذالی لگی لگام ڈھیلی ہو جاتی ہے اور انسان شتر بے مہار کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر شیطان اور نفس انسان کو اپنے راستے پر چلاتے ہیں۔ پھر انسان اپنے معاملات اور تعلقات کو خالصتاً کتاب و سنت کی روشنی اور اصولوں کے مطابق نہیں دیکھتا۔ جاہل دنیا کے بنائے ہوئے اصول اور قاعدے اس کے ذہن کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ اس صورتحال میں انا اور تکبر کے بت سر اٹھاتے ہیں اور معاشرے میں غصہ، خود غرضی، جموٹ، حسد، ہمدگانی، بغض، نفرت، نفیبت اور جھگ دلی جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں جو نہ صرف مسلمانوں کے استحوا کے لیے انتہائی خطرناک ہیں بلکہ اسلامی معاشرے میں بہت بڑے بگاڑ کا سبب ہیں۔

اختلافات اور تنازعات کو اس نچ پر پہنچا دیا جائے جہاں وہ اپنے اصل مقصد زندگی یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے دین کی اقامت کے لیے کوشش اور جہاد سے بالکل غافل ہو جائیں۔ تاریخ ہمیں یہ بات بتاتی ہے کہ مسلمان قرآن سے دوری اور کفار کی سازشوں کے باعث کئی بار انتشار اور خانہ جنگی میں مبتلا ہوئے اور اس نا اتفاقی کے نتائج آج بھی قلب و ذہن کے لیے اذیت کا باعث ہیں۔

بد قسمتی سے آج مسلمان انتشار کی بدترین کیفیت سے دو چار ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ 1924ء میں خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد مسلمانوں کی مرکزیت ختم ہو چکی ہے اور امت مسلمہ کے حکمران اکٹھے ہو کر ابھی تک کوئی موثر پلیٹ فارم تشکیل نہیں دے سکے۔ جس کی موجودگی

تاریخ ہمیں یہ بات بتاتی ہے کہ مسلمان قرآن سے دوری اور کفار کی سازشوں کے باعث کئی بار انتشار اور خانہ جنگی میں مبتلا ہوئے اور اس نا اتفاقی کے نتائج آج بھی قلب و ذہن کے لیے اذیت کا باعث ہیں۔

میں طاغوت ظلم کرتے وقت کم از کم ہچکچاہٹ کا شکار تو ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ایک مسلمان کا کلمہ طیبہ کی بنیاد پر دوسرے مسلمان سے قائم ہونے والا اخوت کا رشتہ دنیا کے ہر رشتے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ مگر آج کے مسلمان اس رشتے کو بھلا کر رنگ، نسل، زبان اور خطے کی بنیاد پر تقسیم ہو چکے ہیں۔ کتنے ہی مسلمان ہیں جو فرقے اور مسلک کی بنیاد پر لڑ رہے ہیں۔

علامہ اقبالؒ نے اسی صورتحال کے متعلق فرمایا: یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو اور مزید فرمایا:

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو مال کے حصول کو

تمام اہل بصیرت اس بات پر متفق ہیں کہ جب کوئی قوم متحد ہو اور اس کے افراد کے درمیان تعاون، ہمدردی اور خیر سگالی کے جذبات موجود ہوں تو اس کا بڑھتا ہوا ہر قدم اسے کامیابی کے قریب کر دیتا ہے۔ اگر اس قوم پر کوئی مشکل آن پڑے یا طاغور اور عیار دشمن ہر لمحہ اسے نقصان پہنچانے کے لیے موجود ہو تو اس قوم کا اتحاد اس کا بہت بڑا ہتھیار اور عظیم دفاع ہوتا ہے۔

اسی لیے ہمارا دین اسلام ہمیں ہر لمحہ متحد رہنے کی تلقین کرتا ہے اور ان تمام افعال اور رویوں کی مذمت کرتا ہے جن سے مسلمانوں میں افتراق اور انتشار پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾

”اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔“

اور ایک مقام پر فرمایا: ﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾

”اور آپس میں نہ جھگڑو (اگر ایسا کرو گے) تو تم ہمت ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکڑ جائے گی۔“

آپس میں لڑائی کا یہی نتیجہ نکلے گا کہ دشمن کے حملہ کرنے پر یا کسی آفت اور مصیبت کے آنے پر قوم کے اندر اپنا دفاع کرنے اور صورتحال کا سامنا کرنے کی ہمت نہ رہے گی اور اسکے نتائج بہت بھیانک ہوں گے۔ لڑائی اور جھگڑنے سے بچنے اور متحد رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کی تلقین کی۔ کیونکہ جب تک مسلمان قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہیں گے اور اس کی آیات پر تدبر و تفکر کریں گے تو ان کو تقسیم کرنا ممکن نہ ہوگا۔

تمام کفار بالخصوص یہودی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو تقسیم کر کے کمزور کر دیا جائے اور ان کے

اتحاد امت وعظمت حرین کافرلس

تحریر: جناب محی الدین بن احمد دین

کے جرنیلوں کے بحرین اور سعودی عرب دشمن رویے کا برملا جواب دے رہے تھے۔ یمن شام عراق میں شیعہ، ایرانی ملیشیا کے قیام کے جنرل محمد علی فلکی کے اعتراف حقیقی پر رد عمل بھی دے رہے تھے۔ جنرل فلکی کا یہ اخباری بیان ۱۸ اگست کو دمشق سے اخبارات کو جاری ہوا۔ سعودی نائب وزیر ڈاکٹر الغنام نے شاہ سلمان کا افواج پاکستان، پاکستانی عوام اور اہل خیر کو پر جوش سلام پہنچایا اور جو محبت اہل پاکستان سعودی عرب سے پیش کرتے ہیں اس کا برملا اعتراف کیا۔ مجھے اس لمحے جنرل راجیل شریف کا سعودی نظریے اور جغرافیے کا تحفظ کرنے کا بار بار برملا اعلان یاد آ رہا تھا۔ شاید شیخ الغنام اس طرف بھی اشارہ کر رہے تھے۔ کچھ علماء مثلاً مولانا لدھیانوی نے کھل کر ایران کی توسیع پسندی کی مذمت کی۔ مگر مولانا سمیع الحق، مولانا فضل الرحمان خلیل، لیاقت بلوچ، شاہ نورانی، مفتی اعظم ترکی، امام مسجد اقصیٰ اور دیگر جیسے اتحاد امت اور مقلد و غیر مقلد، دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ و سنی فرق مٹانے، عالم اسلام اور پاکستان و ترکی و سعودی عرب کو توڑنے اور کمزور کرنے کی سازشوں کا مقابلہ متحد ہو کر کرنے پر زور دیا۔ ۳۳ ممالک کے سعودی عرب کی زیر قیادت عسکری اتحاد کے قیام کی توثیق کی گئی اور مسلم سکیورٹی کونسل بنانے کا نظریہ پیش کیا گیا۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر، حافظ عبدالکریم، علی محمد ابوتراب اور اہل حدیث قیادت تو میرزا تھی البتہ ہمیں چند باتوں نے متوجہ کیا (۱) فلسطین مسلمانوں اور عرب عیسائیوں سے جھن چکا ہے۔ آج فلسطینی عرب عیسائی اور مسلمان کس قدر بے یار و مددگار ہیں؟ یہ بات امام مسجد اقصیٰ شیخ عکرمہ صبری کو دیکھ کر بار بار دکھ میں مبتلا کرتی رہی۔ ایک اور بات کہ ترکی کے حق میں اتنی ہی عمدہ باتیں ہوئیں۔ میں نا کام ترک بغاوت کو امریکی و مغربی سازش کہا گیا۔ پرویز رشید وزیر اعظم کے معتد ترین ساتھی ہیں انہوں نے مغرب اور امریکہ میں امن، سلامتی اور انسانیت نوازی کے حامل اسلامی موقف کا برملا ذکر کیا اور ایسے نظریات رکھنے والے علماء کی تحسین بھی کی۔

۲۱ اگست اتوار کو جناح کونشن سینٹر اسلام آباد میں سینئر پروفیسر ساجد میر کی زیر صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام عظمت حرین شریفین و اتحاد امت کافرلس کا انعقاد ہوا۔ اس میں امام مسجد اقصیٰ (یروشلم) شیخ عکرمہ سعید صبری، بحرین سے ڈپٹی چیئرمین سینٹ شیخ عبدالرحمان المعادہ، ریاض سے نائب وزیر مذہبی امور ڈاکٹر عبدالرحمان الغنام اور ان کا وفد، صدر اسلامی یونیورسٹی ڈاکٹر احمد یوسف الدرویش، سعودی سفیر عبداللہ الزہرانی، ترکی کے مفتی اعظم شیخ رحیمی یاران، ترک سفیر قاسم سفیر فلسطین تنظیمات اسلامی کے نمائندے، دیوبندی مکتب فکر سے مولانا سمیع الحق اور اسکے ایم این اے بیٹے حامد الحق، بحرین کے سفیر محمد ابراہیم، لیاقت بلوچ جماعت اسلامی انصار الامہ کے مولانا فضل الرحمان خلیل، مولانا محمد احمد لدھیانوی، بریلوی مکتب فکر کے سید اویس احمد نورانی، جمعیت العلمائے اسلام (ف) کے سیکرٹری جنرل اور ڈپٹی چیئرمین سینٹ مولانا عبدالغفور حیدری شریک ہوئے۔ ان سب نے تقاریر بھی کیں۔ سب سے زیادہ پر جوش عربی خطاب بحرین کے ڈپٹی چیئرمین سینٹ شیخ المعادہ کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ فتح مکہ کرمہ کے بعد شاہ عبدالعزیز نے چابی بردار خاندان کو چابیاں واپس لوٹانے اور بیت اللہ سے مشرکانہ رسومات اور بدعات کے خاتمے اور کتاب و سنت کے نظام کے نفاذ کا اعلان کیا۔ بیت اللہ میں سعودی توسیعات کا آغاز کیا۔ سعودی نظام اس عہد پر آج بھی قائم ہے اور ہر عہد میں توسیعات حرین کا نیا باب رقم ہوا ہے۔ سعودی مملکت اور حکومت کا قیام کتاب و سنت اور لا الہ الا اللہ پر مبنی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جب پاکستان نے ۵ ایشی دھاکے کئے تو بحرین اور عرب دنیا کی مسجدوں سے اللہ اکبر اور پاکستان زندہ باد کے نعرے پر جوش انداز میں لگائے گئے تھے۔ اس اعتبار سے عرب ممالک اور پاکستان ایک ملک اور ایک جان ہیں۔ انکی تقریر پر حاضرین بار بار نعرہ تکبیر اور حرین شریفین زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ انہوں نے ملکی انقلاب کی برآمدگی اور مسلمہ عرب ریاستوں کو توڑنے کی عالمی اور علاقائی سازشوں کا ذکر کیا۔ شاید وہ پاسدان انقلاب گارڈز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور نہ کسی کے راز جلش کرو اور نہ کسی کی جاسوسی کرو اور نہ قیمت بڑھانے کے لیے بولی دو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بند و آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔“ (مشفق علیہ)

عاجزی کی فضیلت میں ایک جگہ فرمایا: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور اللہ معاف کر دینے سے عزت ہی بڑھاتا ہے اور کوئی اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرے تو اللہ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے۔“

تعاون: مسلمانوں کے اتحاد کے لیے بہت ضروری ہے کہ ان کے درمیان تعاون کی فضاء قائم ہو۔ کیونکہ مسلمانوں میں بعض گروہ ہیں جو ایک دوسرے کے نقطہ نظر سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ اگر اس اختلاف کے باعث ان میں نفرت، بائیکاٹ اور قطع تعلق کی فضاء ہو تو یہ اہل اسلام کے اتحاد کے لیے انتہائی خطرناک ہے اور سراسر اسلام دشمنوں کے حق میں ہے۔ تمام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ عطا کردہ اس سنہری اصول کو اپنانا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعْلَوْنَ عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

”اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔“

جب مسلمان نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کریں گے تو اس سے ان کا ایمانی رشتہ جس کی بنیاد تقویٰ اور اللہ کی رضا پر ہے یقیناً مضبوط ہوگا اور اس اصول کو اپنانے سے تمام لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا ہوں گی۔ معاشرے میں نیکی پروان چڑھے گی اور تقویٰ کا نظام مضبوط ہوگا۔ برائی اور زیادتی کے معاملات میں مدد نہ کرنے سے برائی کا خاتمہ ہوگا اور مسلسل اس اصول پر عمل کرنے سے معاشرے سے ظلم کا نظام ختم ہو جائے گا۔

﴿وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُعْتَصِمِينَ﴾

”اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رحمت سے ہمیں اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین

پاکستان زندہ باد و آزادی کشمیر سیمینار

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع لاہور کے زیر اہتمام 4 ستمبر کو جامع مسجد دارالسلام لاہور میں ایک عظیم الشان پاکستان زندہ باد و آزادی کشمیر سیمینار منعقد ہوا۔ اس سیمینار کا مقصد ایم کیو ایم کے بانی الطاف حسین کی پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کی مذمت کرنا اور پاکستان کے حصول کے مقاصد اور قربانیوں کی یاد تازہ کرنا تھا۔ دوسرا بھارت کا مقبوضہ جموں و کشمیر میں کشمیریوں پر بے پناہ تشدد کی مذمت کرنا اور کشمیریوں کی جدوجہد آزادی میں ان کے ہم آواز ہونا تھا۔ سیمینار کا آغاز قاری مشتاق الرحمن کی تلاوت سے ہوا، نعت رسول مقبول کی سعادت قاری الیاس (سیالکوٹ) نے حاصل کی۔ سیمینار سے قاری عزیز احمد پروفیسر مطیع اللہ باجوہ پروفیسر شہباز حسن حافظ عبید الرحمن حافظ فیصل افضل شیخ رانا نصر اللہ خاں نے خطابات کیے۔ قائم مقام ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا محمد نعیم بٹ نے اپنے خطاب میں را کے ایکشن کو لکارتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کا کافی الفور سد باب کیا جائے۔ قائد ملت سلفیہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے آخری خطاب میں فرمایا کہ پاکستان مردہ آباد (نعوذ باللہ) کہنے والوں کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک دشمن عناصر کو کفر کا درجہ دیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قائد اعظم نے کہا تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہرگ ہے جبکہ آج تک ہم ادھوری شہرگ کے ساتھ زندہ ہیں (نعوذ باللہ) اسی حالت میں ہم زیادہ دیر تک زندہ نہ رہ سکیں گے۔ سیمینار میں لاہور اور تمام ناؤنز کے ذمہ داران و دیگر احباب شریک ہوئے۔ سیمینار کی صدارت قاری عبدالستین امیر لاہور نے کی جبکہ غائب کی ذمہ داری کلیم عبداللطیف مدنی ناظم لاہور نے ادا کی۔ نماز مغرب کے قریب یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

رپورٹ: حکیم عبداللطیف مدنی ناظم ضلع لاہور

اہم اعلان

- حافظ عبدالرؤف یزدانی مستقل خطبہ جمعہ جامع رحمانیہ اہل حدیث رشید پورہ آخری منٹ سناپ لاہور میں ارشاد فرمائیں گے:
- 17 اکتوبر کا خطبہ جمعہ..... خلافت و شہادت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
- 114 اکتوبر کا خطبہ جمعہ..... شہدائے اسلام
- 121 اکتوبر کا خطبہ جمعہ..... سیرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
- 128 اکتوبر کا خطبہ جمعہ..... صحابہ کرام کی شان بربان قرآن
- منجانب: انتظامیہ مسجد ہذا: 0322-4652795

مطلب یہ ہوتا ہے کہ قوت مدافعت کے کمزور ہونے سے ایسا ہوا ہے۔ بعض لوگوں میں مستقل رنگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور آج کل ماحولیاتی آلودگی کے سبب بھی نزلہ زکام رہنے لگا ہے۔ نزلہ زکام سے بچاؤ کے لئے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ موسم بدلنے کے ایام میں خصوصی طور پر احتیاط کرنا چاہیے، ٹھنڈے پانی سے پرہیز کیا جائے۔ کھٹی اور مرطوب فصل اشیاء سے بچا جائے۔ موسم سرما کے آغاز پر گرم لباس، گرم بستر اور نیم گرم پانی کا استعمال کیا جائے۔ موسم سرما میں مفلر، ٹوپی وغیرہ سے سر پر احتیاط ضروری ہے۔

طب مشرقی کے اصول علاج کے مطابق نزلہ زکام کو روکنے کی بجائے نکلنے دیا جانا چاہیے تاکہ اس کے اندر سے جمع نہ ہوں کیونکہ اس طرح اور دیگر وجوہات سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ نزلہ زکام کی رطوبت اور فضلات کا اخراج ہی صحیح طریق ہے اور دوائی تدبیر کے طور پر ذیل کا نسخہ مفید ہے:

پوست خشکاش..... بنفشہ..... دارچینی

چھ گرام پانچ گرام ایک گرام
ایک کپ میں جوش دے کر، چھان کر قدرے چینی ملا کر صبح و شام نوش جاں کریں۔
بعض لوگوں میں یہ بگڑ کر دماغی زکام کی شکل اختیار کر لیتا ہے یا ماحولیاتی اور فضائی آلودگی کے سبب ناک کے اندرونی غشائے مخاطی (جھلی) متورم ہو کر اکثر پانی کی طرح بہتا ہے اور چھینکیں آتی ہیں یا کسی سبب الہامی کے باعث ایسا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ذیل کی تدبیر کریں:

برگ بنفشہ..... تخم میتھی..... دارچینی

چھ گرام چھ گرام تین گرام
آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر، چھان کر رات سونے سے قبل دس یوم تک پی لیں۔ استاد محترم شہید پاکستان حافظ حکیم محمد سعید اس نسخے کو استعمال کراتے رہے جس کے اکثر مفید نتائج سامنے آئے اور میرے بھی معمولات مطب میں شامل ہے۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی
مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ناؤن لاہور

042-35419788

طب و صحت

نزلہ و زکام

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

ایسے امراض جو بار بار ہوتے ہیں جن میں عوام و خواص یکساں طور پر مبتلا ہوتے ہیں ان میں نزلہ و زکام سرفہرست ہے۔ ان امراض کے لئے کسی خاص موسم یا عمر کی تخصیص نہیں ہو کرتی۔ نزلہ و زکام میں غشائے مخاطی یا لعاب دار جھلی متورم ہو جاتی ہے جس سے رقیق رطوبت بننے لگتی ہے۔ اگر ناک کے اندر کے غشائے مخاطی میں سوزش ہو جائے، اس سے رطوبت اور سیال فضلات بننے لگیں تو زکام کہلاتا ہے۔ اگر غشائے مخاطی کی سوزش کا اثر گلے اور سینے کے اندر کی طرف ہو اور یہ رقیق مادہ گلے اور سینے کی طرف گرنے لگے تو نزلہ کہلاتا ہے۔

نزلہ و زکام عموماً موسم سرما، موسم خزاں یا یوں کہہ لیں کہ تبدیلی موسم کے زمانے میں شدت سے ہوا کرتا ہے تاہم یہ ایک متعدی مرض ہے، اگر چہ گاہے وہ بانی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اگر کیفیت شدت اختیار کر جائے تو انفلوینزا بن جاتا ہے۔ موسم خزاں میں ہونے والا نزلہ زکام بالعموم سردی کی شدت، سرد ہوا لگنے، ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے، گردوغبار، کسی گرم جگہ سے یکدم ٹھنڈی جگہ پر جانے، برف، لسی، دہی، مرطوب اور ٹھیل اشیاء کے استعمال سے ہو جاتا ہے۔ موسم کی تبدیلی کے ایام میں بد پرہیزی اور لاپرواہی سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ جن میں قوت مدافعت کمزور ہو وہ جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں نظام ہضم کی خرابی، ہضم کی زیادتی، ترش اشیاء، سنگترے اور مالے کا استعمال بھی اس مرض کا سبب بن جاتے ہیں۔

نزلہ زکام شروع ہونے پر چھینکیں آکر پتلی رقیق رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں سستی اور اعضا بدن میں کسل مندی، پستان میں جکڑن، کنپٹیوں پر وزن اور بوجھ جبکہ ناک بند معلوم ہوتی ہے۔

گاہے ناک کے نھتوں کے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں۔ اگر گرمی کے سبب شکایت ہو تو رطوبت رقیق اور نمکین ہوگی اور اگر سردی کے باعث ہو تو رطوبت غلیظ ہوگی۔ تبدیلی موسم پر سردی یا ٹھنڈی ہوا لگنے سے ہو تو اس کا

دشمن کو ہمارا راہداری منصوبہ ہضم نہیں ہو رہا۔ حاجی عبدالرزاق

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم مالیات و سابق رکن صوبائی اسمبلی کا روزنامہ اوصاف کو انٹرویو لاہور (انٹرویو: افضال ہاشمی) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم مالیات و سابق رکن صوبائی اسمبلی حاجی عبدالرزاق نے کہا ہے کہ پاکستان میں سوچے سمجھے منصوبے کے تحت طاہر القادری اور عمران خان منفی سیاست کو پروان چڑھا کر انتشار کا ماحول پیدا کر رہے ہیں جس کے ملک و قوم اس وقت متحمل نہیں ہو سکتے۔ دشمن کو ہمارا راہداری منصوبہ ہضم نہیں ہو رہا۔ نواز شریف اور شہباز شریف پورے تذبذب کے ساتھ مخالفین کے پروپیگنڈے کی پروا کیے بغیر ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی کے لیے منصوبے مکمل کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے روزنامہ اوصاف کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔ حاجی عبدالرزاق نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم عالمی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے سب مل کر اپنے ملک و قوم کی بہتری کے لیے کردار ادا کریں لیکن افسوس کہ بعض اقتدار پسند اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر منفی سیاست کر رہے ہیں جس سے ملک میں انتشار کا ماحول روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ پانا مالکس کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جس نے غلط کام کیا اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ پاکستان میں دہشت گردی کے پیچھے بھارت کا ہاتھ ہے راکے پکڑے گئے ایجنٹوں سے بھارت کا چہرہ دنیا کے سامنے عیاں ہو چکا ہے۔ ایک سوال پر انہوں نے جواب دیا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے لواحقین کو ہر صورت میں انصاف ملنا چاہیے۔

عمرہ زائرین کی سعودی عرب آمد 15 محرم سے شروع ہوگی۔ سعودی وزیر حج

سعودی عرب کے وزیر حج صالح بن طاہر حفظہ اللہ نے کہا ہے کہ سعودی مرکز شکایات کو پاکستانی عازمین حج کی طرف سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ اس سال حج آپریشن بہت کامیاب رہا اور دنیا بھر کے حجاج نے سعودی انتظامات کی تعریف کی۔ وہ ایسوسی ایشن آف ایشین حجاج کے کنوینر حافظ شفیق کاشف سے ٹیلی فون پر گفتگو کر رہے تھے جنہوں نے کامیاب حج آپریشن اور بہترین انتظامات کرنے پر سعودی وزیر کو مبارکباد دی۔ صالح بن طاہر نے کہا کہ آئندہ سال حج 2017 میں توسیعی منصوبہ مکمل ہونے پر کوئٹہ بحال کر دیا جائے گا اور 15 محرم سے عمرہ زائرین کی سعودی عرب میں آمد شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی پرائیویٹ سیکٹر نے بھی سعودی عرب میں بہترین انتظامات کیے ہیں اور آئندہ برسوں میں پرائیویٹ سیکٹر کی اہمیت اور بھی بڑھ جائے گی کیونکہ سعودی عرب میں سیاحت کے فروغ کے لیے پرائیویٹ سیکٹر کلیدی کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ عمرہ ویزا 15 محرم سے لیکر 15 ذوالقعدہ تک جاری رہے گا لہذا پاکستان اور سعودی عرب کی عمرہ کمپنیاں عمرہ ویزا کے حصول کے بعد زائرین کے ساتھ کئے گئے معاہدوں پر عمل درآمد ویزا آمدت کے اندر زائرین کی واپسی کو بھی یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی قیادت حریم شریفین میں زائرین کے پُر امن ماحول میں عبادات اور ان کے تحفظ اور دستیاب سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہے۔

پاک روس تعلقات پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنے کی بھارتی دعووں کی کھلی شکست۔ امیر پنجاب

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ پنجاب نے پاکستان روس ”فرینڈ شپ فوجی مشقوں“ کو اہم تاریخی پیش رفت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سیاسی و عسکری قیادت کا بروقت دور رس اور کامیاب خارجی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ پاک روس تعلقات سے نہ صرف سیاسی و اقتصادی طاقت کا توازن مغرب سے مشرق کی طرف منتقل ہوگا بلکہ بھارت کی طرف سے پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنے کے دعووں کی کھلی شکست ہوگی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے صوبائی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں کابینہ پنجاب کے ذمہ داران اور میڈیا تریجران سے کیا۔ انہوں نے پاکستان روس مشترکہ فوجی مشقوں کو بھارتی جنونیت کا ٹھوس اور کراہا جواب قرار دیتے ہوئے کہا کہ بھارت کا پاکستان کو تنہا کرنے کا خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہوگا۔ یہ تعلقات میاں محمد نواز شریف حکومت کی قابل تحسین پیش قدمی ہے جس کے مثبت دور رس نتائج برآمد ہوں گے اور خطے میں امن و استحکام کو فروغ ملے گا۔ صوبائی رہنماؤں نے کہا کہ پاکستان چین اور روس کے درمیان بڑھتے دفاعی و اقتصادی تعاون نے بھارت امریکہ اور اسرائیل کی غنڈیں حرام کر دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زیندر مودی عالمی امن کے لیے ”موزی“ ہیں۔ عالمی برادری بھارت کے جنگی جنون کو لگام ڈالے ورنہ دنیا کا امن تہ و بالا ہو جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی دباؤ سے ہی مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرانے کی راہ ہموار ہوگی۔ حکومت کی کشمیر ایشیو پالیسیاں درست سمت ہیں ہم ان کی حمایت کرتے ہیں۔

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جذبہ و دستار نہیں ملے

دفاع پاکستان سیمینار

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ سوہدرہ تشریف آوری

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس سوہدرہ کے زیر اہتمام ۶ ستمبر کو سوہدرہ اڈہ پر دفاع پاکستان سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس کی سرپرستی ممتاز قلمکار جناب عبدالرشید عراقی صاحب اور مولانا عبدالرحمن سلفی صاحب نے فرمائی۔ جبکہ صدارت کے فرائض امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ سوہدرہ قاری محمد احمد نے ادا کیے۔ سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری حافظ محمد عمر سلفی رہنما AYF نے نبھائی۔ سیمینار کی ایک خصوصیت نمایاں تھی کہ مختلف طبقات کے سرکردہ افراد نے اس کی کامیابی میں حصہ ڈالا اور مکمل یکجہتی کا ثبوت دیا۔ اسی لیے علاقہ کی معروف شخصیت چیئر مین پریس کلب جناب نجیب اللہ ملک صاحب نے خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے پروگرام کی مکمل نگرانی فرمائی۔ دفاع پاکستان سیمینار کے انعقاد کے لیے سوہدرہ اڈہ پر باقاعدہ سٹیج سجایا گیا اور سامعین کے لیے کرسیوں کا معقول انتظام تھا۔ دیواروں اور بازاروں میں خوبصورت بینرز کی بھرمار تھی جن پر پاکستان سے والہانہ محبت کشمیر سے دلی ہمدردی اور حکومت پاکستان و افواج پاکستان کی تحسین بھی کی گئی تھی۔ سامعین میں عوام کے ساتھ ساتھ سنجیدہ طبقہ کے معززین نے کافی دلچسپی لی اور کافی تعداد میں موجود تھے۔ مقررین میں قاری عبدالرحمن عابد، جناب نجیب اللہ ملک علامہ محمد ابراہیم محمدی خطیب جامعہ منانہ وزیر آباد، جناب نعت اللہ ظفر رہنما AYF، سیاسی و سماجی رہنما خالد مجید مہر، حافظ محمد عمر سلفی، حاجی محمد سلیم دوحہ چیئر مین بلدیہ سوہدرہ کے نام شامل ہیں۔ خصوصی خطاب کے لیے گوجرانوالہ سے مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ کو مدعو کیا گیا تھا جو کہ پروگرام کی ابتدا پر ہی تشریف لے آئے تھے جس سے درکروں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انتہائی پر تپاک استقبال کیا۔ ہر مقرر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے اس دفاع پاکستان سیمینار منعقد کرنے پر شکریہ ادا کیا اور اسے جماعت کی بیداری و فرض شناسی قرار دیا۔ مہر خالد مجید نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ اگر نوجوان نسل AYF کی طرح میدان عمل میں اترے تو کوئی شخص ہمیں آنکھیں نہیں دکھا سکتا۔ انہوں نے جنرل راجیل شریف کی جرات و دیباکی

کو سراہا اور پوری قوم کو مکمل یکجہتی اور یکجہتی کی تحسین کی۔ مولانا محمد ابراہیم محمدی ناظم تبلیغ اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب نے اپنے دلدادہ انگیز خطاب میں جذبہ جہاد کو اجاگر کیا اور کہا کہ مسلمان کٹ جائے تو شہید بن جائے تو غازی ہوتا ہے۔ پریس کلب کے چیئر مین جناب ملک نجیب اللہ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث و یوتھ فورس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں اس جماعت کے جذبہ کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے علاقہ کی ہر تنظیم اور جماعت کو اپنے پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ محبت و خلوص کا ثبوت دیا اور دفاع پاکستان کے ایشو کو اُجاگر کیا۔ جناب نعت اللہ ظفر معاون صدر AYF نے اپنے بیان میں اعلان کیا کہ وطن عزیز کو جب ضرورت پڑی تو میری تنظیم اہل حدیث یوتھ فورس ہر اول دستہ کا کردار ادا کرے گی۔ آخر میں نعروں کی گونج میں مہمان خصوصی مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے مقامی مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس اور شرکت کرنے والی دیگر جماعتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ استحکام پاکستان کا فارمولہ وہی ہے جو قیام پاکستان کے لیے تھا۔

یہ ملک اسلام کے نام پر بنا اور اسی کے نام پر استحکام حاصل کرے گا تب بھی نعرہ یہی تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ اور اب بھی نعرہ یہی ہے۔ جب ہم دل و جان سے اس پر عمل پیرا ہوں گے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارے مقابل نہیں ٹھہر سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ دہوں پر زور دیکھیے قیام پاکستان کے وقت تمام یک زبان تھے کہ ہم ایک آزاد اسلامی ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں قرآن و سنت کی بالا دستی ہو اس وقت نہ کوئی سی تھا نہ شیعہ سب قرآن و سنت کے نام لیا تھے۔ آج بھی اسی جذبہ کی ضرورت ہے کہ سب مل کر مکمل اتفاق و اتحاد سے وطن عزیز کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کریں۔ سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ چونکہ کمیٹی کے چیئر مین بھی ہیں تو بٹ صاحب نے کشمیر کے حالات پر بھی تفصیلی گفتگو کی اور اعلان کیا کہ بھارتی ہندو جس ظلم و زیادتی کا مرتکب ہو رہا ہے اس کے نتیجے میں اسے اپنی سالمیت کی بھی فکر کرنا پڑے گی اور آج جن کو چھوٹی قوم سمجھتے ہیں کل اس کو بھی آزادی دینا پڑے گی۔ ظلم آخر ظلم ہے مٹ کر رہے گا۔ خیور کشمیریوں کی

شہادتوں سے ان کا جذبہ ملا نہیں بلکہ جواں ہوا ہے۔ آج اقوام متحدہ کو بھی جھپٹ کرنا چاہیے کہ غیرت اور عدل سے کام لے کر اپنی قراردادوں پر عمل کروائے۔ مشرقی تیمور اور اسکاٹ لینڈ کی طرح کشمیر کو کیوں آزادی نہیں مل سکتی؟ جنہوں نے اپنے خون سے اپنی تاریخ رقم کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارت کے جنونی نے وطن عزیز پر ہنگامی جارحیت کی غلطی کی تو پوری قوم ہر چھوٹا بڑا پاک فوج کے ساتھ اتحاد اور جہاد کے جذبہ سے کھڑا ہوگا۔ اذان مغرب کا ناٹم قریب ہونے پر بٹ صاحب نے اپنی گفتگو کو اس شعر پر سمیٹا۔

دفاع کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل

خیرات میں جبہ و دستار نہیں ملتے

اس پر چیئر مین بلدیہ حاجی محمد سلیم دوحہ نے منتظمین عوام اور مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کر کے بتوئے کہا کہ جو بھی بٹ صاحب نے بیان کیا ہے ہم اس سے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔ آخر میں مولانا عبدالرحمن سلفی صاحب نے دعائے خیر کی۔ پروگرام کے اختتام پر حضرت مولانا محمد نعیم بٹ صاحب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کے زیاں نماز مغرب کے لیے پہنچے اور بعد نماز مغرب درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔ پروگرام کے انتظامات کے حوالہ سے میاں اعجاز احمد قاری محمد جمشید چیمہ، حافظ محمد عثمان سلفی، محمد دین انجم بشیر، حاجی محمد فاروق، ضمیر حسن، شکیل ملک، نبیب الرحمن ملک کے نام قابل ذکر ہیں۔ جبکہ سیکورٹی کے جملہ فرائض ٹریفک، چیکنگ وغیرہ، حقانہ سوہدرہ کے ایڈیشنل SHO جناب ریاض احمد صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ بہترین انداز میں انجام دیے۔

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر کبیرہ بلوچستان کا ماہانہ اجلاس زیر اہتمام میاں خالد سیف اللہ ان کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت حافظ احمد اللہ سلیم نے حاصل کی، تلاوت کے فرائض حافظ محمد ذکریا عاصم نے انجام دیے۔ اجلاس میں حضرت مولانا محمد اعجاز حنیف صاحب کو ان کی جماعتی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کے لیے دعائے منفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: حافظ محمد ذکریا عاصم ناظم شی کوٹ رادھا کشن

اخبار الجماعۃ

پر مکمل اتفاق کیا گیا اور ہر پالیسی کو آگے چلانے کا عزم کیا گیا۔
(۲) پرچم روزہ اہل حدیث کی تعداد بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔
(۳) پیغام جیل کے ساتھ بھرپور تعاون کا عزم کیا گیا۔
منجانب: صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہ قصوری

اسامہ عبدالکریم کی سہیوال آمد

12 ستمبر بروز سوموار مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کے صاحبزادہ اسامہ تشریف لائے اور ناظم اعلیٰ صاحب کے حکم پر ضلع سہیوال کے ذمہ داران حافظ ظفر اللہ خان صاحب امیر کی قیادت میں نوٹ لیک کے قومی اسمبلی حلقہ این اے 163 چوہدری محمد طفیل جٹ کی حمایت کا مرکزی جمعیت اہل حدیث کی پالیسی کے مطابق اعلان کیا اور جماعتی احباب نے پوری فرمانبرداری و وفاداری کا ثبوت دیا۔ چچہ وطنی سے عتیق الرحمن عزیز، قاری محمد اکرم ربانی، مولانا حافظ محمد شفیق پریس کلب صدر چوہدری منشاء الرحمن صدر اہل حدیث پتھورہ ضلع سہیوال نے بھرپور حمایت کا یقین دلایا جس میں چوہدری طفیل جٹ کے بڑے بیٹے ناصر طفیل صاحب پریس کلب میں تشریف لائے اور جماعتی وابستگی پر امیر ضلع، اسامہ عبدالکریم اور پوری جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ ہم امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب اور مرکزی ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم صاحب کو اس حمایت اور جیت پر چوہدری طفیل کو ایم این اے منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: حافظ عبدالجبار زاہد، نائب ناظم ضلع سہیوال

ضرورت معلّمہ

جامع مسجد محمدی اہل حدیث گندھیاں روڈ کوٹ رادھاکشن کے جامعہ تعلیم البنات میں ایک ایسی معلّمہ کی ضرورت ہے جو فائق المدارس کے نصاب کے ساتھ ساتھ بخاری شریف پڑھانے کا تجربہ رکھتی ہو کھانا پکائے اور معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

رابطہ: 0301-8404059

خطبہ جمعہ المبارک

17 اکتوبر 2016ء کا خطبہ جمعہ المبارک جامع مسجد عمر اہل حدیث میں مولانا عبید اللہ احسن ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ! محمد عمران خان سیکرٹری نشر و اشاعت AYF فیروز ٹووال

درخواست دعائے صحت

میری والدہ محترمہ کئی روز سے علیل ہیں احباب ان کی صحت کا ملہ دعا جلد کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔
منجانب: میاں محمد عتیق الزماں، اردو بازار لاہور

روانہ ہوئے جہاں جامعہ عزیزیہ میں ضلعی ناظم قاری اظہار احمد سے ملاقات کی اور جمعیت اساتذہ ضلع سہیوال کے صدر قاری نوشیر علی احمد سے تنظیمی رپورٹ لی اور آئندہ کے لیے ہدایات دیں۔ اس کے بعد آپ خانیوال کے لیے روانہ ہوئے جہاں آپ نے قاری سیف اللہ عابد امیر ضلع خانیوال سے ملاقات کی اور وہاں ضلع اور تحصیل کے اساتذہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی، باہمی تعارف ہوا، قاری سیف اللہ عابد نے اجلاس کی صدارت کی۔ جمعیت اساتذہ پاکستان کا وفد اس کے بعد ملتان پہنچا جہاں قاری عطاء اللہ ناظم شہر سے مرکز ابن قاسم میں ملاقات کی۔ ضلعی تنظیم کے حوالے سے مشاورت کی پھر یہ وفد مظفر گڑھ پہنچا جہاں پروفیسر عبدالرزاق اور ڈاکٹر عبدالجلیل سے ملاقات کی، ضلعی اور ذریعہ نظم کی تشکیل کے لیے مشاورت کی گئی۔ اس کے بعد ذریعہ غازی خاں مرکز التوحید میں قاری عبدالرحیم کلیم کی میزبانی میں ضلعی اساتذہ کا بھرپور اجلاس ہوا۔ اجلاس میں قاری عبدالجبار ربانی، عبدالعزیز مدنی اور عبدالرزاق شاد کے علاوہ مرکز کے اساتذہ و طلبہ نے بھرپور شرکت کی۔ بعد نماز مغرب مرکز المودہ میں تبلیغی و تنظیمی جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ حافظ عتیق اللہ عمر نے قصور کا بھی دورہ کیا جہاں ضلعی صدر پروفیسر شفیق الرحمن اور جنرل سیکرٹری شیخ محمد خالد اور ظفر عباس سے ملاقات کی اور تنظیمی مشاورت کی، اس موقع پر آپ نے پیغام جیل کے جناب نعیم ناصف کے والد محترم کی وفات پر تعزیت کا اظہار بھی کیا۔

منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان

عید ملن پارٹی

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں کے زیر اہتمام 16 ستمبر 2016ء ایک بچے دن بعد نماز ظہر سالانہ عید ملن پارٹی جامع مسجد طیبہ اہل حدیث مدرّہ باری فیکٹری ایریا شی رحیم یار خاں میں منعقد ہوئی، پوری تحصیل سے کارکنان، مجلس شوریٰ، مجلس عاملہ اور کابینہ کے ارکان اور علماء کرام خطباء قراء حضرات مدرسین ائمہ کرام نے شرکت فرمائی۔ (جزاہم اللہ خیر) تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ، تحصیل ناظم صاحبزادہ ثناء اللہ شاہ قصوری نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ تلاوت حافظ طلحہ زین العابدین نے کی اور شرکاء سے خوب داد وصول کی۔ (فیصلہ) (۱) امیر محترم علامہ ساجد میر حفظہ اللہ کے تمام فیصلوں

صحابہ کرام کی محبت ایمان کا جزو ہے

شیر پنجاب مولانا منظور احمد نے کہا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ کا دین قیامت تک کے لیے آنے والے انسانوں کے لیے محفوظ بنانے میں اپنا کردار ادا کر کے محسن امت ہونے کا لقب پایا، ان کی محبت ایمان کا جزو ہے۔ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں صحابہ کرام کی عزت و ناموس کو قانونی تحفظ ملنا چاہیے اور ناموس صحابہ رضی اللہ عنہم کے قانون کو مؤثر بنانا ہوگا۔ وہ گزشتہ روز مرکزی جمعیت اہل حدیث حافظ آباد کے زیر اہتمام کلیر والا گاؤں میں منعقدہ سالانہ سیرت النبی ﷺ اہل حدیث کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ کانفرنس کی صدارت گوجرانوالہ سٹی کے امیر پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی نے کی۔ جبکہ نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد صادق عتیق اور سٹی ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف مہمان خصوصی تھے۔ مولانا قاری محمد یونس بلوچ نے تاریخ و فضائل مکہ و مدینہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرزمین حرمین ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن ہے، یہ مولد و مدفن رسول اطہر ﷺ ہے۔ ہم حرمین کی حفاظت کے لیے تن من و دھن قربان کر دیں گے۔ صدر کانفرنس پروفیسر سعید کلیروی نے اپنے پیغام میں کہا کہ کشمیر میں ہونے والے بھارتی مظالم انتہائی کرہ ناک ہیں، اقوام عالم نے نوٹس نہ لیا تو یہ ایک بہت بڑا انسانی الیہ ہوگا۔ مولانا محمد صادق عتیق نے کہا کہ وزیر اعظم کا جنرل اسمبلی میں خطاب قومی جذبات کا ترجمان تھا۔ صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف نے کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیار ایمان ہیں، ہمیں ان کے نقش قدم کی پیروی کرنا ہوگی۔ دین کی تبلیغ میں ان کی خدمات کا تذکرہ اپنی نوجوان نسل کے لیے انہیں رہنما اور رول ماڈل بنانے کے لیے ہے۔

جمعیت اساتذہ پاکستان کے قائدین کا دورہ

28 اگست 2016ء جمعیت اساتذہ پاکستان کے صدر حافظ عتیق اللہ عمر لاہور سے روانہ ہوئے اور اکاٹھ پروفیسر عطاء الرحمن ظہیر جنرل سیکرٹری جمعیت اساتذہ پاکستان کے پاس پہنچے ان کے ساتھ حافظ عبداللطیف دو بھی تھے۔ دونوں رہنماؤں نے تنظیمی امور پر مشاورت کی۔ بعد ازاں وہ دادو ایمانہ مرکز سٹائل میں پہنچے جہاں آپ نے حافظ ظفر اللہ خاں امیر ضلع سہیوال سے ملاقات کی اور تعلیمی مشاورت کی۔ اس کے بعد آپ سہیوال کے لیے

وفیات

- میاں محمد جمیل صاحب پرنسپل ایوہریہ و شریعہ کالج لاہور کی خوشداسن اور مرحوم حافظ عبدالرحمن گوہر کی بیوہ 8 ستمبر 2016ء کو وفات پا گئیں۔ اللہ وانا الیہ راجعون!
- معروف عالم دین حافظ ریاض احمد عاقب الاثری ملتان کے والد محترم 11 اگست 2016ء کو 73 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون!
- 15 اگست 2016ء کی صبح کو فیصل آباد کی بزرگ دینی شخصیت میاں حبیب اللہ صاحب (افغان آباد) 90 سال کی عمر میں دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون!
- حضرت حافظ محمد اسماعیل روپڑی رحمہ اللہ کے صاحبزادے حافظ محمد ایوب روپڑی گھر سے سفر حج کے لیے روانہ ہوئے کہ 6 ستمبر 2016ء کو اسلام آباد روڈ حادثہ میں وفات پا گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون!
- گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی گوجرانوالہ کے امیر پروفیسر قاری محمد سعید کلیدی صاحب کا جواں سال بھانجا اپنے گاؤں کلیر میں وفات پا گیا۔ اللہ وانا الیہ راجعون!
- 2 ستمبر 2016ء کو حافظ عبدالکافی پڑھائی کی خانہ کا جواں سال بیٹا حافظ محمد احمد سنٹر سائیکل حادثہ میں اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اللہ وانا الیہ راجعون!
- 7 اگست 2016ء کو مولانا محمد اکبر صاحب اذان دیتے ہوئے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون!
- 16 ستمبر 2016ء کو حافظ عبدالجبار زاہد نائب ناظم ضلع

سگریٹ میوزک اور ڈھول باجے سے ان کو شدید نفرت تھی آپ کو علماء اور مساجد سے بہت محبت تھی۔ اس بنا پر آپ نے 2000ء میں جامع مسجد محمدیہ اہل حدیث عطف پارک نیو بھو گیوال باغبانپورہ کی بنیاد رکھی اور پھر اس کی توسیع کے لیے اپنا ذاتی پلاٹ فروخت کر کے اس میں شامل کر دیا۔ یہ مسجد اب اللہ کے فضل و کرم سے ایک مرکزی حیثیت کر چکی ہے۔ آپ کی ایک خوبی بڑی نمایاں ہے کہ بیماری کے ایام میں بھی ممبروں کا دامن نہیں چھوڑا اور میں نے آپریشن اور بیماری کے دوران بھی کبھی آپ سے ہائے کالفت نہیں سنا۔ بلکہ بروقت اللہ کے شکر کے کلمات ہی ادا کرتے 6 ستمبر کو بعد نماز عصر جامع مسجد محمدیہ اہل حدیث میں راقم نے نماز جنازہ پڑھائی اور سوانح پانچ بجے ہمارے گاؤں کرول وار میں قاری عبدالستین اصغر صاحب نے دوسری نماز پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سینکڑوں علماء، طلبہ اور اصحاب جماعت نے شرکت فرمائی اور بعد میں بہت سارے دعوت احباب نے بذریعہ فون اور گھر تشریف لاکر تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے مرحوم کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور بشری لغزشوں سے درگزر کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کی صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

کتاب وسنت کانفرنس بدھائی

○ ۷ اویں سالانہ کتاب وسنت کانفرنس مرکزی جمعہ ضلع بدھائی کے ضلع قصور کے زیر اہتمام بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۵ء منعقد ہوئی۔ جس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے نامور مقررین خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

ڈاکٹر عبدالغفور راشدی ساہیوال آمد

○ کوآرڈینیٹر زیر اعلیٰ پنجاب ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشدی نے جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث ضلع ساہیوال 16 ستمبر کا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جمعہ کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ذمہ داران نے اہم میٹنگ کی جس میں ناظم قاری اظہار احمد بلوچ، حضرت مولانا احمد یار صدیقی، مولانا عبدالغفور یورش قاری شیر احمد انجم، قاری حسن سلفی، مولانا شاہد اقبال طہیز قاری نذیر احمد، حافظ عبدالجبار زاہد نے ناظم انتخابات سے گزارش کی کہ ضلع ساہیوال کے احباب کو بھی مرکزی مجلس عاملہ میں شامل کیا جائے اور اس کے بعد علامہ عبدالعزیز حنیف کے لیے شیخ الحدیث نے خصوصی دعائے مغفرت کروائی۔ ڈاکٹر عبدالغفور راشدی کو گرجوٹی اور خصوصی دعا کیساتھ رخصت کیا گیا۔ منجانب: حافظ عبدالجبار زاہد نائب ناظم ضلع ساہیوال

تحصیل عارفوالہ کا اجلاس

○ 4 ستمبر 2016ء کو جامعہ صدیقیہ عارفوالہ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث AYF کا اجلاس مولانا مرتضیٰ شاکر سینئر نائب امیر تحصیل عارفوالہ کی زیر صدارت ہوا۔ قاری بلال شاد صدر AYF عارفوالہ نے تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ مولانا قاری محمد یعقوب طاہر ناظم ضلع پاکپتن مہمان خصوصی تھے۔ حکیم قاری محمد بلال شہاد ناظم تحصیل عارفوالہ نے نظامت کے فرائض ادا کیے۔ اجلاس میں ذمہ داران نے خطابات کیے اور طے ہوا کہ (۱) تحصیل کانفرنس کا انعقاد کیا جائے (۲) اجلاس میں تربیتی درس ضرور ہونا چاہیے (۳) ذمہ داران تائینین کو مکمل ذمہ داری دی جائے اور امراء و ناظمین مکمل نگرانی کریں۔ چند تجاویز بھی پیش ہوئیں قاری محمد یحییٰ صاحب کی دعا پر اجلاس ختم ہوا۔ منجانب: حکیم محمد بلال شہزاد ناظم تحصیل عارفوالہ

میرے والد گرامی رحمہ اللہ!

○ راقم کے والد محترم حاجی موی محمد رحمہ اللہ 75 سال کی عمر میں سات ماہ کی علالت کے بعد ۶ رجب 1437ھ 6 ستمبر 2016ء بروز منگل اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم صوم و صلوة کے پابند راست باز، لیسار، انتہائی مخلص، جرأت مند اور کتاب وسنت پر استقامت اختیار کرنے والے انسان تھے۔ آپ رزق حلال کمانے اور حرام سے بچنے کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ کو قرآن کریم کی تلاوت سے بڑا شغف تھا، میں اکثر اوقات انہیں تلاوت قرآن میں مشغول اور بعض اوقات احادیث مبارکہ کے مطالعہ میں مصروف پاتا۔ جھوٹ، وعدہ خلافی، خیانت، حقہ

خوش خبری 6 جلد جامع ترمذی خوش خبری

مع افادات
شیخ الاسلام ابن تیمیہ
(رحمہ اللہ) مولانا محمد علی بن سوری مدظلہ العالی
270 200
خاصیات
جمع ترتیب، ترجمہ
حافظ ابو بکر ظفر
احادیث کی شرح امام ابن تیمیہ کی تالیفات سے منتخب افادات پر مشتمل
حدیث کی شرح کے لیے ایک نیا انداز اور اولین کاوش
امام ابن تیمیہ کے منتشر فوائد کو مرتب کرنے کی ایک بھرپور کوشش
امام ابن تیمیہ کے افادات کے مکمل حوالہ جات کا اہتمام
فوائد اور حدیث کا عالم اور فلسفہ ترجمہ
تحقیق میں شیخ اہلانی کے حکم پر ارتقا
المطالعہ کیپو رنگ کے جدید اصولوں کے عین مطابق
رموز و احوال کا خصوصی اہتمام

شاگ محدود ہے

لے کا: مکتبہ اسلامیہ، ہادیہ علیہ ستر، غزنی ستر، اردو بازار لاہور 04237244973

ساہیوال کا جواب سال بھانجا ہارٹ ایک بے وفات پا گیا۔ انا
لہو وانا الیہ راجعون!

© ناظم ضلع پاکپتن قاری محمد یعقوب طاہر کی ہمشیرہ محترمہ
عید الاضحی سے ایک دن پہلے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا اللہ وانا
الیہ راجعون!

© جامعہ مدرس القرآن چک نمبر 422/ج ب ضلع فیصل
آباد کے خازن 25 ستمبر 2016ء کو انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا
الیہ راجعون!

انا اللہ وانا الیہ راجعون! دعا ہے کہ اللہ تعالی تمام مرخومین کو
جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو ان
صدمات پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آوارہ)

شان مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

© 22 ستمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد نبیہ اہل حدیث
86/6-R میں شان مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوئی، خلافت کلام پاک قاری
ذوالفقار مجاہد اور مرحوم مولانا عمران اصغر اور عبداللہ احمد نے پیش کی۔
کانفرنس سے مولانا قاری محمد حسن سلفی اور مولانا محی الدین ننگن پوری نے
شان مصطفیٰ کے عنوان پر خطابات کیے۔

رپورٹ: ناظم شرع و اشاعت اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال

عظمتِ حرمین شریفین کانفرنس

© مورخہ 28 اکتوبر بروز جمعہ المبارک جامع مسجد قباء صابر کالونی
ساہیوال میں اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام عظیم
الشان پہلی سالانہ عظمتِ حرمین شریفین کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔
جس میں مولانا محمد اسحاق اوکاڑوی میاں محمود عباس ناظم پنجاب و دیگر
خطابات فرمائیں گے۔ کانفرنس جمعہ سے رات گئے تک جاری رہے
گی۔ ان شاء اللہ! منجانب: قاری محمد حسن سلفی ساہیوال

جوہرِ نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک
”جوہرِ نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ
ملیں۔ ان شاء اللہ پورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ، اسلام آباد

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

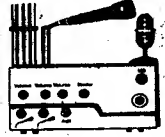
ایپورٹڈ U.P.S

دستیاب ہیں۔

پونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ پستیر پارٹس اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد شٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فٹنل مارکیٹ، مکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
055-4212804, 4226706, 0300-64307

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

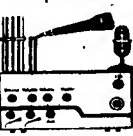
سپر سٹار

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
پونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ پستیر پارٹس اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فٹنل

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹر محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، پونٹ، مائیک، ہارن، طوطی
ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کو ایف ایٹھ ملکیت کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246

Mob: 0314-7967197

Mob: 0351-5423516

مؤلفہ محمد اقبال کیدانی

فضائل

صحابہ کرامؓ

قیمت 300 روپے

تفہیم السنہ حصہ 32

مارکیٹ



042-37232808
0300-4903927

یوسف مارکیٹ
عزیزی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

حیات پبلیکیشنز

اشاعت مقالہ PHD

ڈاکٹر حافظ محمد نصر اللہ خاں
شیخ الحدیث واسٹ ڈائریکٹر اسلامک سنٹر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

(الدكتوراه) شرح الألفاظ العربية في الجامع
الصحيح للبخاري على ترتيب حروف المعجم

صفحات: 840 • دوکڑ • اعلیٰ کاغذ • خوبصورت جلد
جس کی ابتدائی قیمت 1200/- روپے محدود وقت کیلئے ہے۔

الناشر: دار الحدیث الخیریہ گلی نمبر 7/B حسن آباد نمبر 1 ملتان (061.6776449)

شیوہ
کیلئے عظیم
خوشخبری

ملنے کے پتے و رابطہ نمبرز:

- 1- دار الحدیث الخیریہ گلی نمبر 7/B حسن آباد نمبر 1 خانیوال روڈ ملتان (محمد حسان خان: 0341-2440310)
- 2- اسلامک سنٹر بغداد کمپس اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (ڈاکٹر حافظ نصر اللہ خاں: 0302-3736449)

مکمل کلاس کے لیے خریداری • ج کلاس شیخ الحدیث • قرآن مجید

ضروری اعلان

کے حالات زندگی پر ایک کتاب مرتب کی جا رہی ہے جس کسی صاحب کے پاس ان کی کوئی تحریر یا خط ہو تو وہ اس کی فوٹو کاپی بھیج دیں۔
نیز ان کا کوئی یادگار واقعہ ہو تو وہ بھی تحریر کر دیں۔

علامہ و محدث مولانا
عبدالرزاق
سعدی
رحمۃ اللہ
حافظ

منجانب

صاحبزادہ شاہد محمد سعیدی

0333
4278240 دارالعلوم رحمانیہ فاروق آباد

رابطہ مولانا حافظ فاروق الرحمن یڑانی

0323
7602417 مدرس جامعہ سلفیہ حاجی آباد فیصل آباد

25 ستمبر 2016
قاری محمد زبیر مجاہد
صاحب

23 اکتوبر 2016
محمد عمران شریف
صاحب

جامع مسجد حسین بن علی
ابو عبد اللہ ہستی لال
شاہ شعی قصو
دروالقرآن
طہر الدین
برال احمد
انصاری

16 اکتوبر 2016
قاری محمد نسیم عابد
صاحب

9 اکتوبر 2016
محمد حلیف ربانی
صاحب

2 اکتوبر 2016
قاری محمد حسین بلوچ
صاحب

6:45 تا 5:45 بعد نماز فجر
0300-755763
0321-5092800

قاری الشکور برق
0300-755763
0321-5092800

جود علم دوستی کا پیغام



رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

مکتبہ اسلامیہ
پیش کرتا ہے
صحابہ صحابیات
سیرت

آپ کا انتخاب ہمارے ہاں دستیاب

سیرت عائشہ

فضائل و مناقب اور جملہ اعزازات
کے جواہرات کا مستند مجموعہ
علامہ سید سلیمان ندوی

سیرت عمر فاروق

الشیخ محمد رضا مصری
ترجمہ
ابوالحسن محمد سرور گوہر
نظر ثانی
محمد اختر صدیق

سیرت ابوبکر صدیق

الشیخ محمد رضا مصری
ترجمہ
ابوالحسن محمد سرور گوہر
نظر ثانی
محمد اختر صدیق

فضائل صحابہ

صحابہ کرام کے فضائل و مناقب کا مستند مجموعہ
صحیح روایات کی روشنی میں
مفت
مفت زبیر عیسیٰ زئی

سینیت ازواج مطہرات

نالیف: ڈاکٹر فضیل حسنین

فرشتوں کا صحابہ سے پیار

نالیف: شیخ محمد عظیم حاصلی پوری

مہیرت معاویہ

ایک عجیبہ صحابی
مفت
مفت میزاحم الغضبان

صحابہ کرام کے فضائل و مناقب پر منفرد کاوش

صحیح بخاری روایات صحابہ
کادینشین تذکرہ
نالیف
شیخ محمد عظیم حاصلی پوری

سیر الصحابیات اسوہ صحابیات

مفت مولانا سعید انصاری عبدالسلام اندوی

حیات صحابہ کے ایوان

نالیف: حافظ عبدالرشید

اپنی کتاب کی عمدہ پرنٹنگ اور مضبوط بانڈنگ کے لیے بھی مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس کی خدمت حاصل کریں
قرآن مجید تفاسیر، احادیث، سیرۃ النبیؐ، تاریخ اسلام، فقہ و فتاویٰ، فوائذ اللہ، عربی کتب، ادبی و اصلاحی کتب خریدنے کے لیے تشریف لائیں

042-37244973

042-37232369

041-2631204

041-2641204

لاہور ہادیہ حلیمہ سینٹر غرنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فیصل آباد بالمقابل شیل پٹرول پمپ کو تواری روڈ، فیصل آباد

مکتبہ اسلامیہ



Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell. 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876



BMA
Since 1952

A product of **BMA** Pharma

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

لیجئے

جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

معجون کبیر
(زعفرانی)

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رکیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952